کِتَابُ الْجَنَائِزُ

(Book of Funerals)

صحاح ستہ (کُتُبُ الْجَنَائِزُ) کی

72 احادیث مبارکہ

سورۂ یٰسین اور سورۂ مُلک کا بیان

ترتیب وتدوین

پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر

نام کتاب کِتَابُ الْجَنَائِزْ

تالیف پروفیسر ڈاکٹر قاضی سلطان سکندر

ناشر ادارہ تنویر القرآن

ملنے کا پتہ: لائبریری جامع مسجد نور مصطفوی کینال ویو، اے بلاک، لاہور، فون 0300-4678009

ادارہ تنویر القرآن، 523A، ریلوے کالونی، انجن شیڈ لاہور، فون 0321-4649089

60-A1 ویلنشیا ٹاؤن لاہور۔ فون 0314-4099400

اس کتاب پہ کسی قسم کی کوئی آمدنی نہیں ہے جس سے مُصنف یا کسی اور فرد یا ادارے کو مالی فائدہ ہوتا ہو۔ ادارہ تنویر القرآن ایک دینی ادارہ ہے جو بنیادی ضروری اور دینی قرآن وسنت کے مسائل پر مشتمل کتابوں کا ایک سلسلہ شروع کیے ہوئے ہے۔ ان کُتب کو احباب کے مالی تعاون سے پبلش کروا کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ آپ بھی اس کارِ خیر میں شامل ہوں۔

فہرست

کتاب الجنائز ______ 7
جنائز کا معنی ومفہوم ______ 7
جنائز سے متعلقہ احادیث کا چارٹ ______ 8
نماز جنازہ ______ 9
میت کو غسل دینے کا طریقہ ______ 9
استنجاء ______ 9
وضو ______ 9
میت کو خوشبو لگانا ______ 10
میت کو غسل دینے والا غسل کے بعد کیا کرے؟ ______ 10
میت کو کفن دینے کا طریقہ ______ 11
میت عورت کو کفن دینا ______ 11
نمازِ جنازہ کا طریقہ ______ 12
نیت بمعہ تکبیر ______ 12
ثناء ______ 12
درود شریف ______ 13
بالغ مرد اور عورت کی دعا ______ 13
نابالغ لڑکے کی دعا ______ 14
نابالغ لڑکی کی دعا ______ 14
سلام پھیرنا ______ 15
تعارف سورۂ یٰسین ______ 16
سورۂ یٰسین ______ 18
صحاح ستہ: کتب الجنائز کی احادیث ______ 33

حدیث نمبر1: مسلمان کا ٹھکانہ (توبہ اور اعمال کے بدلے کے بعد) بالآخر جنت ہے ـــــــ 33

حدیث نمبر2: خوف آخرت اور اس کی تیاری کرنے والے چودہ احکام ـــــــ 33

حدیث نمبر3: میت کے چہرے سے کفن اٹھانا، بوسہ دینا اور رونا ـــــــ 34

حدیث نمبر4: اللہ کیلئے جان دینے والوں پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں ـــــــ 35

حدیث نمبر5: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہداء پر آنسو بہانا ـــــــ 35

حدیث نمبر6: مردہ انسان کے ساتھ خیر خواہی اس کیلئے دعا کرنا ہے ـــــــ 36

حدیث نمبر7: تین بچوں کے فوت ہونے پر جنت کی بشارت ـــــــ 36

حدیث نمبر8: مرد کا قبر کے پاس کسی عورت سے یہ کہنا: صبر کرو ـــــــ 36

حدیث نمبر9: میت کو بیری کے پتوں سے غسل دینا، کفن اور خوشبو لگانا ـــــــ 37

حدیث نمبر10: عورت کے بالوں کو دھونا ـــــــ 37

حدیث نمبر11: کفن کیلئے رنگ سفید اور کپڑے تین ہوتے ہیں ـــــــ 37

حدیث نمبر12: ایک کپڑے میں کفن ـــــــ 38

حدیث نمبر13: عورتوں کا جنازوں کے ساتھ جانا ـــــــ 38

حدیث نمبر14: بیوی کے لئے سوگ کی مدت چار ماہ دس دن ـــــــ 38

حدیث نمبر15: میت پر آنسو بہانا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے کی وفات) ـــــــ 39

حدیث نمبر16: مرد کا عورت کو قبر میں اتارنا ـــــــ 39

حدیث نمبر17: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غلط بات کی نسبت اور نوحہ (پیٹنے) کی ممانعت ـــــــ 40

حدیث نمبر18: دکھ میں گریبان پھاڑنے کی ممانعت ـــــــ 40

حدیث نمبر19: ایک تہائی سے زیادہ وصیت نہ کرے ـــــــ 40

حدیث نمبر20: مصیبت پر صبر کی مثال ـــــــ 41

حدیث نمبر21: دل کا غم، رحمت کے آنسو ـــــــ 42

حدیث نمبر22: جنازے کی صفیں اور چار تکبیریں ـــــــ 42

حدیث نمبر23: جنازہ اور تدفین کا دوہرا ثواب ـــــــ 43

حدیث نمبر24: قبروں پر سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت ـــــــ 43

حدیث نمبر25: نمازِ جنازہ میں فاتحہ کا پڑھنا ـــــــ 45

حدیث نمبر26: مردہ کا جوتوں کی آواز سننا اور قبر میں سوال ـــــــ 45

حدیث نمبر27: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ملک الموت کو مارنا ____ 46
حدیث نمبر28: قبر پر مسجد بنانے کی ممانعت ____ 46
حدیث نمبر29: ایک قبر میں دو سے زیادہ لوگوں کو دفن کرنا ____ 47
حدیث نمبر30: مجھے تم پر شرک نہیں بلکہ دنیا میں غرق ہونے کا خوف ہے ____ 47
حدیث نمبر31: قبر میں گھاس وغیرہ ڈالنے کا بیان ____ 48
حدیث نمبر32: میت کو قبر سے دوبارہ نکال کر دفن کرنا ____ 48
حدیث نمبر33: کافر بیمار کی عیادت اور اسلام کی دعوت ____ 49
حدیث نمبر34: ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے ____ 49
حدیث نمبر35: جناب ابوطالب کی وفات ____ 50
حدیث نمبر36: قبر پر ٹہنی گاڑنا اور عذاب میں تخفیف ____ 50
حدیث نمبر37: قبرستان میں وعظ ونصیحت ____ 51
حدیث نمبر38: خودکشی کا عذاب ____ 51
حدیث نمبر39: مرنے والوں کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا ____ 52
حدیث نمبر40: مُردوں کا سننا ____ 52
حدیث نمبر41: قبر اور دوزخ کے عذاب سے پناہ کے نبوی الفاظ ____ 52
حدیث نمبر42: معصوم بچے کی وفات پر نبی کریم ﷺ کا فرمان ____ 53
حدیث نمبر43: والدین کیلئے ان کے وصال کے بعد صدقہ کی فضیلت ____ 53
حدیث نمبر44: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضور ﷺ کی تدفین ____ 53
حدیث نمبر45: جناب عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ رسالت میں تدفین اور خلافت میں مشاورت ____ 54
حدیث نمبر46: مُردوں کو برا نہ کہو ____ 55
حدیث نمبر47: بدترین لوگوں کو مرنے کے بعد برا کہنا ____ 55
حدیث نمبر48: مرنے والوں کو کلمہ طیبہ کی تلقین ____ 56
حدیث نمبر50: مرنے کے بعد میت کی آنکھیں کیوں کھلی رہ جاتی ہیں ____ 56
حدیث نمبر51: ایک سو(100) مسلمانوں کی گواہی سے مردہ کی بخشش ____ 57
حدیث نمبر52: مسجد کے خدمت گزار پر جنازہ پڑھنا ____ 57
حدیث نمبر53: میت کیلئے مسنون دعا ____ 57

حدیث نمبر54: قبر سے متعلق تین احکام ________ 58

حدیث نمبر55: قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت ________ 58

حدیث نمبر56: مسجد میں جنازہ پڑھنے کی روایات ________ 58

حدیث نمبر57: قبرستان جانے کی دعا ________ 59

حدیث نمبر58: تین احکامات کا منسوخ ہونا ________ 60

حدیث نمبر59: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ لوگوں کی نمازِ جنازہ نہ پڑھانا ________ 60

حدیث نمبر60: عیادت کے وقت مریض کے لیے دعا کرنا ________ 60

حدیث نمبر61: موت کی تمنا کرنے کی ممانعت ________ 61

حدیث نمبر62: میت کے گھر والوں کے لیے کھانا پکا کر بھیجنا ________ 61

حدیث نمبر63: غسل کے وقت میت کا ستر ڈھانپنا ________ 61

حدیث نمبر64: سورج کے طلوع، زوال اور غروب کے وقت تدفین کی ممانعت ________ 62

حدیث نمبر65: مردہ کو قبر میں کس طرح داخل کریں ________ 62

حدیث نمبر66: جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے ________ 62

حدیث نمبر67: موت کو زیادہ یاد کرنے کا حکم ________ 63

حدیث نمبر68: سوموار کے روز موت آنے سے متعلق بیان ________ 63

حدیث نمبر69: مردے کے دائیں جانب سے غسل شروع کرنا اور مقامات وضو کو پہلے دھونا ________ 63

حدیث نمبر70: احرام باندھے ہوئے شخص کا کفن ________ 63

حدیث نمبر71: جنازہ جلدی لے جانے کا حکم ________ 64

حدیث نمبر72: نومولود کی نماز ________ 64

سورۂ ملک کا تعارف ________ 65

سورۂ ملک ________ 66

جنائز سے متعلق چند ضروری مسائل ________ 73

جنائز کا معنی ومفہوم

جنائز، جنازہ کی جمع ہے، جنازہ اس تخت کو کہتے ہیں جس پر میت ہو، اس کتاب میں میت کو غسل دینے، اس کو کفن پہنانے، اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے اور اس کو دفن کرنے کے احکام وغیرہ کے متعلق صحاح ستہ کی جنائز سے متعلقہ احکامات احادیث کو ذکر کیا جائے گا۔

اسلام میں نمازِ جنازہ کا آغاز ہجرت کے پہلے سال ماہِ شوال میں ہوا۔ حافظ ابن اثیر متوفی ۶۳۰ ھ اور حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ ھ نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ میں ہجرت کے سات مہینے بعد مسلمانوں میں سب سے پہلے حضرت اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ [1]

امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۰ ھ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی، اور ان کو سب سے پہلے بقیع میں دفن کیا گیا۔ [2]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۵۲ ھ لکھتے ہیں کہ امام بغوی نے کہا ہے: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ہجرت کے بعد صحابہ میں جو سب سے پہلے فوت ہوئے، وہ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی [3]۔

---

[1] اسد الغابہ ج ۱ ص ۲۰۵، دار الفکر بیروت۔ البدایہ والنہایہ، ج ۲، ص ۶۲۶ دار الفکر بیروت۔

[2] طبقاتِ کبریٰ، ج ۳، ص ۴۵۹ دار صادر بیروت۔

[3] الاصابہ ج ۱ ص ۲۰۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ

جنائز سے متعلقہ احادیث کا چارٹ

نمبر شمار	صحاح ستہ کی کتب	کتب کی تعداد	کل احادیث	کتاب الجنائز نمبر	کل جنائز کی احادیث
1	صحیح بخاری	97	7563	23	157
2	صحیح مسلم	54	7423	11	140
3	سنن ابی داؤد	40	5284	20	161
4	جامع ترمذی	47	3956	8	115
5	سنن نسائی	51	5761	21	273
6	سنن ابن ماجہ	37	4341	00	00
صحاح ستہ کی کُتب میں جنائز کے متعلقہ کل احادیث کی تعداد					846

عوام الناس کے پاس حدیث پڑھنے کے لیے وقت نہ ہونے کی وجہ سے مختصر کرتے ہوئے جو احادیث سند کے اعتبار سے ایک سے زیادہ بار تھیں اور جن کا مفہوم ملتا جلتا تھا ان کو اس کتاب میں نہیں لکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں نمازِ جنازہ کا طریقہ، صحاح ستہ کے کُتب الجنائز کے اُن ضروری مسائل کو بیان کیا گیا ہے جن کا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے، سورۂ یٰسین اور سورۂ مُلک تلاوت کی غرض سے لفظ بلفظ ترجمہ کے ساتھ دے دی گئی ہیں، کیونکہ اِن سورتوں کا مرکزی موضوع توحید ورسالت کے ساتھ آخرت ہے۔ مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین اور عذابِ قبر سے نجات کے حوالے سے سورۂ مُلک کی تلاوت کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ کے ثبوت پر قرآن کی ایک آیت اور ایک حدیث مبارکہ درج ذیل ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ○ (التوبہ ۹:۸۴)

ترجمہ: اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی آپ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمان ہونے کی حالت میں ہی مر گئے۔

حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ

ترجمہ: کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(سنن نسائی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1948)

میت کو غسل دینے کا طریقہ

استنجاء

میت کو سب سے پہلے استنجاء کروایا جائے اور اگر جسم سے بول و براز خارج ہو تو غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر میت کی شرمگاہ دھوئے، اور پانی بہادے، نیز ناف سے لیکر گھٹنے تک جسم کو ڈھانپ کر رکھا جائے، اس کی طرف نظر نہ پڑے۔

وضو

اس کے بعد وضو کروایا جائے، میت کا منہ اور ناک کو روئی وغیرہ پر پانی لگا کر صاف کیا جائے، میت کا چہرہ اور کہنیاں دھوئی جائیں، سر اور کانوں کا مسح کروایا جائے، پھر میت کے پاؤں دھوئے جائیں، اور پھر بیری کے پتوں والا پانی سر پر بہایا جائے، اس کے بعد دائیں جانب اور

پھر بائیں جانب پانی ڈالا جائے، اور پھر پورے بدن پر پانی بہا دیا جائے۔

میت کو خوشبو لگانا

آخری بار پانی بہاتے ہوئے کافور بھی لگایا جاسکتا ہے۔غسل کا یہ طریقہ کار افضل ہے، تاہم کسی طرح بھی غسل دیا جائے کافی ہو جائے گا، شرط یہ ہے کہ سارے جسم پر پانی بہایا جائے اور جسم کی اچھی طرح صفائی کی جائے۔لیکن افضل یہی ہے کہ سب سے پہلے استنجا کروایا جائے، پھر مکمل شرعی وضو، پھر بیری کے پتوں والے پانی سے تین بار غسل دیا جائے اور پھر تین بار دائیں جانب اور تین بار بائیں جانب پانی بہایا جائے، اور اگر تین بار سے زیادہ غسل دینے کی نوبت آئے تو پانچ باراس بھی زیادہ ضرورت محسوس ہو تو سات بار غسل دیں، یعنی وتر تعداد میں غسل دیا جائے، یہی افضل ہے۔اور اگر صرف ایک یا دو بار ہی غسل دیا جائے تو تب بھی کافی ہے۔

میت کو غسل دینے والا غسل کے بعد کیا کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا **مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ** جس شخص نے میت کو غسل دیا ہو اس کو بعد میں خود بھی غسل کر لینا چاہیے۔اور جو اس (میت) کو اٹھائے، اسے وضو کرنا چاہیے۔(یہ حکم فرض یا واجب کے لیے نہیں بلکہ مستحب ہے جسم کے ساتھ نجاست لگنے کے خدشے کی بناء پر حکم دیا گیا ہے)

میت کو کفن دینے کا طریقہ

چار پائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دیں، پھر کرتہ (قمیض) کا نچلا نصف حصہ بچھائیں اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں، پھر میّت کو ستر کا خیال رکھتے ہوئے غسل کے تختے سے آہستہ سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں اور قمیض کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا، اُس کو سر کی طرف الٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں۔ جب اس طرح قمیض (کُرتہ) پہنا چکیں تو غسل کے بعد جو تہبند میّت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دیں، اور میت کے سَر اور داڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں۔ پھر پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (یعنی جن اعضاء پر آدمی سجدہ کرتا ہے) کافور مل دیں۔ اس کے بعد ازار کا بایاں پلّہ (کنارہ) میّت کے اوپر لپیٹ دیں، پھر دایاں لپیٹیں، یعنی بایاں پلّہ نیچے رہے اور دایاں اوپر، پھر لفافہ اسی طرح لپیٹیں کہ بایاں پلّہ نیچے اور دایاں اوپر رہے، پھر کپڑے کی دھجی (کتر) لے کر کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں، اور بیچ میں سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی (کتر) نکال کر باندھ دیں، تاکہ ہوا وغیرہ کی وجہ سے کھل نہ جائے۔

میت عورت کو کفن دینا

عورت کو کفن پہنا کر اس کے سر کے بالوں کے دو حصے کر کے کفن کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینے پر رہے۔ اس کا طول نصف پشت سے سینے تک رہے اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے۔ پھر بدستور ازار اور لفافہ لپیٹیں، پھر سب کے اوپر سینہ بند پستان سے ران تک لا کر باندھ دیں۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

جنازہ فرض کفایہ[1] ہے جنازہ میں تین چیزیں[2] (ثناء، درود شریف، دعا) اور چار تکبیریں[3] ہوتی ہیں۔

نیت بمعہ تکبیر (نَوَيتُ الصَّلٰوةَ عَلٰى مَنْ حَضَرَ مِنْ أَمْوَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ)

چار تکبیر نمازِ جنازہ، فرض کفایہ، ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود واسطے نبی اکرم ﷺ کے، دعا واسطے حاضر میت کے، پیچھے امام صاحب کے، منہ طرف کعبہ شریف کے۔ مقتدی آہستہ آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

ثناء

نیت کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ اور ثناء پڑھیں

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: یا اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام برکت والا، تیری شان بلند اور تیری ثناء برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کے بعد امام صاحب کے ساتھ اَللّٰهُ اَكْبَر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں، امام صاحب

---

[1] حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ) کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔
(سنن نسائی - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1948)

[2] حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتے پھر دعا کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ - ج ۳ ص 294، مطبوعہ ادارۃ القرآن، کراچی)

[3] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو نجاشی (حبشہ کے بادشاہ جن کا نام اَصْحَمَۃُ تھا) کی موت کی خبر سنائی (ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا) پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ (صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1318)

اونچی آواز میں اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہیں آپ آہستہ کہیں جس طرح باقی نمازوں میں ہوتا ہے۔

درود شریف

اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کے بعد یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی اور سلام بھیجا اور برکت دی اور مہربانی کی اور رحم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔

بالغ مرد اور عورت کی دعا

درود شریف پڑھنے کے بعد پھر امام صاحب اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں گے آپ بھی آہستہ سے اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں، اب بھی ہاتھ نہ اٹھائیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کے بعد سنت سے ثابت کوئی بھی دعا پڑھیں دو دعائیں درجہ ذیل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ ط [1]

ترجمہ: یا اللہ بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہر مردہ کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے ہر مرد اور عورت کو۔ الٰہی! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے اس کو ایمان پر موت دے۔

[1] سنن ابی داؤد- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 3201- سنن ابن ماجہ- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 1498

اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی گمراہی (آزمائش) میں نہ ڈال۔

دوسری دعا:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ [1]

ترجمہ: اللہ اس کو بخش اور رحم کر اور اسے عافیت عطا فرما اور اسے معاف فرما اور اس کے اترنے کو مکرم بنادے اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے اور اسکے گناہوں کو اس طرح صاف کردے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہوجاتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے بچا اور جہنم کے عذاب سے بچا۔

نابالغ لڑکے کی دعا

اگر میت نابالغ بچہ ہو تو ثناء اور درود شریف اُسی طرح پڑھیں لیکن دعا یوں مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعًا

ترجمہ: الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی کی دعا

اگر میت نابالغ بچی ہو تو اس طرح دعا مانگیں:

---

[1] صحیح مسلم- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 2232

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً

ترجمہ: الٰہی! اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو۔ (یہ دعائیں متعین نہیں ہیں کوئی بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے)

سلام پھیرنا

جب دعا پڑھ لی جائے تو امام صاحب چوتھی تکبیر کہہ کر ہاتھ کھولنے کے لئے دونوں طرف سلام پھیرتے ہیں آپ بھی اسی طرح کریں۔ پہلے ہاتھ کھول دیں پھر سلام پھیریں یا ایک طرف سلام پھیر کر ایک ہاتھ چھوڑ دیں دوسری طرف سلام پھیر کر دوسرا ہاتھ چھوڑ دیں۔

تعارف سورۂ یٰسین

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
(اِقْرَءُوا یٰس عَلٰی مَوْتَاکُمْ) تم اپنے مرنے والوں پر یٰسین پڑھو۔
(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز- باب القرائہ: عندالمیت- حدیث نمبر 3121)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
(اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ یٰس وَمَنْ قَرَأَ یٰس کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِقِرَاءَتِہَا قِرَاءَۃَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ) ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا قلب یٰسین ہے اور جس نے یٰسین کو پڑھا اللہ تعالی اس کو یٰسین کے پڑھنے کی وجہ سے دس بار قرآن پڑھنے کا اجر عطا فرمائے گا۔ (جامع ترمذی- باب فضائل القرآن- حدیث نمبر 2887)

سورہ یٰسین کے مضامین کا خلاصہ: یٰسین مکی سورت ہے مکی دور کے تیرہ سالوں کے درمیانے عرصہ میں نازل ہوئی۔ نزول کے اعتبار سے اس سورت کا نمبر 41 ہے اور موجودہ قرآن کی ترتیب کے اعتبار سے اس کا نمبر 36 ہے۔ اس کی آیات کی تعداد 83 ہے۔

جس طرح اکثر مکی سورتوں میں اللہ جل جلالہ کی وحدانیت، اس کی قدرت اور اس کی عظمت پر دلائل ہوتے ہیں اور قرآن مجید کی حقانیت پر براہین کا ذکر ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت کی صداقت پر آیات ہوتی ہیں اس طرح یٰسین میں بھی ان امور پر دلائل کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس سورت کے شروع میں اللہ جل جلالہ نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب العالمین کی طرف سے برحق رسول بھیجے گئے ہیں اور پھر آپ کی رسالت کے متعلق دو گروہ ہو گئے ایک وہ گروہ ہے جس کے ایمان لانے کی کوئی توقع نہیں ہے دوسرا وہ گروہ ہے جس سے خیر اور ہدایت کے حصول کی توقع ہے اور دونوں گروہوں کے اعمال محفوظ ہیں اور اللہ جل جلالہ کے علم ازلی وقدیم میں دونوں کے آثار موجود ہیں۔ (آیت نمبر 1 تا 12)

پھر اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ایک بستی کے لوگوں کی مثال دی ہے جو یکے بعد دیگرے رسولوں کی تکذیب کرتے رہے تھے اور جو ان کو نصیحت کرنے آیا اس کی انہوں نے تکذیب کی اور اس کو قتل کردیا سو وہ نصیحت کرنے والا جنت میں داخل ہو گیا اور اس کے قاتل دوزخ میں داخل ہو گئے۔ (آیت نمبر 13 تا 27)

پھر اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنی وحدانیت اور حشر و نشر کے برحق ہونے اور مرنے کے بعد انسانوں کو زندہ کرنے پر مردہ زمین کو زندہ کرنے سے استدلال فرمایا اور دن کے بعد رات کے لانے اور سورج چاند اور دیگر سیاروں کو مسخر کرنے اور سمندر میں کشتیوں کو رواں کرنے سے استدلال فرمایا۔ (آیت نمبر 28 تا 44)

جن کافروں نے ان حقائق کا انکار کیا ان کو دنیا میں آسمانی عذاب اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے ڈرایا اور یہ بتایا کہ رہے مومنین تو وہ جنت کی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہوں گے اور ان پر ان کے رب کی طرف سے امن اور سلامتی نازل ہوگی۔ (آیت نمبر 45 تا 68)

مشرکین مکہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو شاعر کہتے تھے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اس کا رد فرمایا اور بتایا کہ آپ کافروں کو قرآن مجید کے ذریعے آخرت کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور یہ بتانے والے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور مشرکین کی بت پرستی کا رد فرمایا کہ جن کی یہ پرستش کرتے ہیں وہ بالکل عاجز ہیں اور آخرت میں ان کے کسی کام نہیں آسکیں گے۔ (آیت نمبر 69 تا 76)

سورت کے آخر میں مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کے منکرین کا بھی رد فرمایا کہ وہ اس پر غور کریں کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ان کو ابتداء پیدا فرمایا اور بتدریج ان کی نشوونما فرمائی وہی رب جو ان کو ابتداء پیدا کرسکتا ہے ہرے بھرے درخت کو سوکھا بنا کر پھر سرسبز بنا دیتا ہے وہ ان کو دوبارہ کیوں پیدا نہیں کرسکتا۔ (آیت نمبر 77 تا 83)

سورۂ یٰسین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰسٓ ۝١	وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢	اِنَّكَ	لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣
یٰس	حکمت والے قرآن کی قسم۔	بیشک آپ	رسولوں میں سے ہیں۔

یٰس ۔(حروف مقطعات) حکمت والے قرآن کی قسم۔ بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں۔

عَلٰى	صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	تَنْزِيْلَ	الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥
پر	سیدھی راہ ہے	اتارا ہوا	عزت والے مہربان کا

سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہیں۔عزت والے مہربان کا اتارا ہوا۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا	مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ	فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦
تاکہ آپ اس قوم کو ڈر سنائیں	جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے	پس بے خبر ہیں۔

تاکہ آپ اس قوم کو ڈر سنائیں جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں۔

لَقَدْ	حَقَّ الْقَوْلُ	عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧
بیشک	بات ثابت ہوچکی	ان میں اکثر پر	تو وہ	ایمان نہ لائیں گے۔

بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہوچکی ہے تو وہ ایمان نہ لائیں گے۔

اِنَّا جَعَلْنَا	فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ	اَغْلٰلًا	فَهِيَ	اِلَى الْاَذْقَانِ	فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨
ہم نے ڈال دیئے ہیں	ان کی گردنوں میں	طوق	پس وہ	ٹھوڑیوں تک ہیں	پس وہ اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے ہیں

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے۔

وَجَعَلْنَا	مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	سَدًّا	وَّمِنْ خَلْفِهِمْ	سَدًّا	فَاَغْشَيْنٰهُمْ	فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ⑨
اور ہم نے بنادی	ان کے آگے	دیوار	اور ان کے پیچھے	دیوار	انہیں ہم نے ڈھانک دیا	وہ کچھ نہیں دیکھتے ہیں

اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو وہ کچھ نہیں دیکھتے ہیں۔

وَ	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَاَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑩
اور	برابر ہے	ان کے لئے	انہیں ڈرائیں	یا	نہ ڈرائیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے

اور انہیں ایک جیسا ہے آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان لانے کے نہیں۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ	مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ	وَ	خَشِيَ الرَّحْمٰنَ	بِالْغَيْبِ
آپ تو اسی کو ڈر سناتے ہیں	جو نصیحت پر چلے	اور	رحمن سے ڈرے	بغیر دیکھے

آپ تو اسی کو ڈر سناتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن کو بغیر دیکھے ڈرے

فَبَشِّرْهُ	بِمَغْفِرَةٍ	وَّ	اَجْرٍ كَرِيْمٍ ⑪
پس اس کو خوشخبری دیں	بخشش	اور	اچھا اجر

تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دیں۔

اِنَّا نَحْنُ	نُحْيِ الْمَوْتٰى	وَ	نَكْتُبُ	مَا قَدَّمُوْا	وَ
بیشک ہم	زندہ کریں گے	اور	ہم لکھ رہے ہیں	جو انہوں نے آگے بھیجا	اور

بیشک ہم مُردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور

اٰثَارَهُمْ	وَكُلَّ شَيْءٍ	اَحْصَيْنٰهُ	فِيْٓ	اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ⑫
جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے	اور ہر چیز	ہم نے گن رکھی ہے	میں	کتابِ روشن

جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔

وَ	اضْرِبْ	لَهُمْ	مَّثَلًا	اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ	اِذْ جَآءَهَا	الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۳
اور	بیان کریں آپ	ان کے سامنے	قصہ	شہر والوں کا	جب ان کے پاس آئے	رسول

اوران سے نشانیاں بیان کریں اس شہر والوں کی جب ان کے پاس فرستادہ (رسول) آئے۔

اِذْ	اَرْسَلْنَآ	اِلَيْهِمُ	اثْنَيْنِ	فَكَذَّبُوْهُمَا
جب	ہم نے بھیجے	ان کی طرف	دو	پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا

جب ہم نے ان کی طرف دو بھیجے پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ	فَقَالُوْٓا	اِنَّآ	اِلَيْكُمْ	مُّرْسَلُوْنَ ۝۱۴
تو ہم نے تیسرے سے تقویت دی	ان سب نے کہا	بیشک ہم	تمہاری طرف	بھیجے گئے ہیں

تو ہم نے تیسرے سے زور دیا اب ان سب نے کہا کہ بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

قَالُوْا	مَآ اَنْتُمْ	اِلَّا	بَشَرٌ مِّثْلُنَا	وَ	مَآ اَنْزَلَ	الرَّحْمٰنُ	مِنْ شَيْءٍ
بولے	تم تو نہیں	مگر	ہم جیسے آدمی	اور	نہیں اتارا	رحمن نے	کوئی شے

بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا

اِنْ اَنْتُمْ	اِلَّا	تَكْذِبُوْنَ ۝۱۵	قَالُوْا	رَبُّنَا	يَعْلَمُ
تم نہیں ہو	مگر	صرف جھوٹ بولتے ہو	وہ بولے	ہمارا رب	جانتا ہے

تم صرف جھوٹ بولتے ہو۔ وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے

اِنَّآ اِلَيْكُمْ	لَمُرْسَلُوْنَ ۝۱۶	وَ	مَا عَلَيْنَآ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۱۷
کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف	بھیجے گئے ہیں	اور	ہمارے ذمہ نہیں	مگر	صاف پہنچا دینا

کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔

قَالُوْٓا	اِنَّا	تَطَيَّرْنَا بِكُمْ	لَىِٕنْ	لَّمْ تَنْتَهُوْا	لَنَرْجُمَنَّكُمْ
بولے	ہم	تمہیں منحوس سمجھتے ہیں	اگر	تم باز نہ آئے	ضرور ہم تمہیں سنگسار کردیں گے

بولے ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں بیشک اگر تم باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے

وَ	لَيَمَسَّنَّكُمْ	مِّنَّا	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑱	قَالُوْا	طَآىِٕرُكُمْ
اور	ضرور پہنچے گا تمہیں	ہماری طرف سے	دردناک عذاب	انہوں نے فرمایا	تمہاری نحوست

بیشک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی۔ انہوں نے فرمایا تمہاری نحوست

مَّعَكُمْ	اَىِٕنْ	ذُكِّرْتُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ⑲
تمہارے ساتھ ہے	کیا	تم سمجھائے گئے	بلکہ	تم	حد سے بڑھنے والے لوگ ہو

تو تمہارے ساتھ ہے کیا (اس پر بدکتے ہو) کہ تم سمجھائے گئے بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔

وَ	جَآءَ	مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ	رَجُلٌ يَّسْعٰى	قَالَ يٰقَوْمِ	اتَّبِعُوا	الْمُرْسَلِيْنَ ⑳
اور	آیا	دُور شہر سے	ایک مرد دوڑتا آیا	کہا اے میری قوم	پیروی کرو	رسولوں کی۔

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا بولا، اے میری قوم! بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو۔

اتَّبِعُوْا	مَنْ	لَّا يَسْـَٔلُكُمْ	اَجْرًا	وَّ	هُمْ	مُّهْتَدُوْنَ ㉑	وَ مَا لِيَ
پیروی کرو	جو	تم سے کچھ نہیں مانگتے	اجر	اور	وہ	ہدایت یافتہ ہیں	اور مجھے کیا ہے

ان کی پیروی کرو جو تم سے کچھ اجر نہیں مانگتے اور وہ سیدھی راہ پر ہیں۔ اور مجھے کیا ہے

لَآ اَعْبُدُ	الَّذِيْ	فَطَرَنِيْ	وَ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ㉒
اس کی بندگی نہ کروں	جس نے	مجھے پیدا کیا	اور	اسی کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے

کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

ءَ اَتَّخِذُ	مِنْ دُوْنِهٖٓ	اٰلِهَةً	اِنْ	يُّرِدْنِ	الرَّحْمٰنُ	بِضُرٍّ
کیا میں بنالوں	اللہ کے علاوہ	معبود	اگر	میرے لیئے ارادہ کرے	رحمٰن	نقصان کا

کیا اللہ کے سوا اور کسی کو معبود ٹھہراؤں کہ اگر رحمٰن میرا کچھ نقصان چاہے تو

لَا تُغۡنِ عَنِّیۡ	شَفَاعَتُهُمۡ	شَيۡـًٔا	وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾	اِنِّیۡۤ اِذًا
میرے کچھ کام نہ آئے	ان کی سفارش	کچھ بھی	اور نہ وہ مجھے بچا سکیں	بیشک میں تب تو

ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں۔ بیشک جب تو میں

لَّفِیۡ ضَلٰلٍ	مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾	اِنِّیۡۤ	اٰمَنۡتُ	بِرَبِّكُمۡ	فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿۲۵﴾
البتہ گمراہی میں	کھلی۔	بیشک میں	ایمان لایا	تمہارے رب پر	تو میری سنو

کھلی گمراہی میں ہوں۔ میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو۔

قِيۡلَ	ادۡخُلِ الۡجَـنَّةَ	قَالَ	يٰلَيۡتَ	قَوۡمِیۡ	يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾
فرمایا گیا	جنت میں داخل ہوجا	کہا	اے کاش	میری قوم	جانتی۔

اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو کہا اے کاش کسی طرح میری قوم جانتی۔

بِمَا غَفَرَ	لِیۡ	رَبِّیۡ	وَ	جَعَلَنِیۡ	مِنَ	الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾
جیسی بخشش کردی	میری	میرے رب نے	اور	مجھے بنادیا	سے	عزت والوں میں سے۔

جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں رکھ دیا۔

وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا	عَلٰى قَوۡمِهٖ	مِنۡۢ بَعۡدِهٖ	مِنۡ جُنۡدٍ	مِّنَ السَّمَآءِ	وَ	مَا
اور ہم نے نہ اتارا	اس کی قوم پر	اس کے بعد	کوئی لشکر	آسمان سے	اور	نہیں

اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہمیں وہاں کوئی

كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۸﴾	اِنۡ كَانَتۡ	اِلَّا	صَيۡحَةً وَّاحِدَةً	فَاِ	ذَا	هُمۡ	خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾
اتارنے والے تھے	وہ نہیں تھے	مگر	ایک چیخ	پس	تب	وہ	بجھ کر رہ گئے

لشکر اتارنا تھا۔ وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے۔

يٰحَسۡرَةً	عَلَى الۡعِبَادِ	مَا يَاۡتِيۡهِمۡ	مِّنۡ رَّسُوۡلٍ	اِلَّا	كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾
ہائے افسوس	ان بندوں پر	نہیں آتا ان کے پاس	کوئی رسول	مگر	اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

اَلَمْ یَرَوْا	کَمْ اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنَ الْقُرُوْنِ	اَنَّهُمْ	اِلَیْهِمْ	لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾
کیاانہوں نے نہ دیکھا	کتنے ہم نے ہلاک کئے	ان سے پہلے	کتنی بستیاں	کہ وہ	ان کی طرف	پلٹنے والے نہیں

کیاانہوں نے نہ دیکھا ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں/ بستیاں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں۔

وَاِنْ	كُلٌّ	لَّمَّا	جَمِیْعٌ	لَّدَیْنَا	مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾
اورنہیں ہیں	سب	مگر	سب کے سب	ہمارے حضور	حاضر کیے جائیں گے

اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر کیے جائیں گے۔

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ	الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ	اَحْیَیْنٰهَا	وَ	اَخْرَجْنَا	مِنْهَا
اوران کیلئے ایک نشانی	مردہ زمین ہے	ہم نے اسے زندہ کیا	اور	ہم نے نکالا	اس سے

اوران کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور پھراس سے اناج نکالا

حَبًّا	فَمِنْهُ	یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	جَعَلْنَا	فِیْهَا	جَنّٰتٍ
اناج	اس میں سے	کھاتے ہیں	اور	ہم نے بنائے	اس میں	باغات

اس سے اناج نکالاتواس میں سے کھاتے ہیں۔اورہم نے اس میں باغ بنائے

مِّنْ نَّخِیْلٍ	وَّ	اَعْنَابٍ	وَّفَجَّرْنَا	فِیْهَا	مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾
کھجوروں کے	اور	انگوروں کے	اورہم نے جاری کیے	اس میں	کچھ چشمے

کھجوروں اورانگوروں کےاورہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے کہ۔

لِیَاْكُلُوْا	مِنْ ثَمَرِهٖ	وَ	مَا	عَمِلَتْهُ	اَیْدِیْهِمْ	اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
تاکہ وہ کھائیں	اس کے پھلوں میں سے	اور	نہیں	بنایاان کو	ان کے ہاتھوں نے	پس کیاوہ شکرنہیں کریں گے

اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں تو کیا وہ شکر نہیں کریں گے۔

سُبۡحٰنَ	الَّذِیۡ	خَلَقَ	الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا	مِمَّا	تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ
پاک ہے	جس نے	بنائے	سب جوڑے	ان چیزوں سے	جنہیں زمین اگاتی ہے

پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی ہے

وَ	مِنۡ	اَنۡفُسِهِمۡ	وَ	مِمَّا	لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾	وَ	اٰیَةٌ لَّهُمُ
اور	سے	جانوں سے	اور	ان چیزوں سے	کو وہ نہیں جانتے	اور	ان کے لیے ایک نشانی

اورخود ان سے اور ان چیزوں سے جن کو وہ نہیں جانتے ۔ اور ان کے لیے ایک نشانی

الَّیۡلُ	نَسۡلَخُ مِنۡهُ	النَّهَارَ	فَاِذَا	هُمۡ	مُّظۡلِمُوۡنَ ﴿۳۷﴾
رات ہے	ہم اس سے کھینچ لیتے ہیں	دن	پس اچانک	وہ	اندھیروں میں رہ جاتے ہیں

رات ہے ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں جبھی وہ اندھیروں میں رہ جاتے ہیں ۔

وَ	الشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ	لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا	ذٰلِكَ	تَقۡدِیۡرُ	الۡعَزِیۡزِ	الۡعَلِیۡمِ ﴿۳۸﴾
اور	سورج چلتا ہے	اپنے مقررہ راستے پر	یہ	نظام	غالب	جاننے والے کا

اور سورج چلتا ہے اپنے مقررہ راستے پر یہ نظام ہے غالب اور جاننے والے کا ۔

وَ	الۡقَمَرَ	قَدَّرۡنٰهُ	مَنَازِلَ	حَتّٰی	عَادَ	کَالۡعُرۡجُوۡنِ	الۡقَدِیۡمِ ﴿۳۹﴾
اور	چاند	ہم نے مقرر کیں اس کی	منزلیں	یہاں تک کہ	پھر ہوگیا	کھجور کی ٹہنی طرح	پرانی

اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ پھر ہوگیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال (ٹہنی)۔

لَا	الشَّمۡسُ	یَنۡۢبَغِیۡ لَهَاۤ	اَنۡ	تُدۡرِكَ	الۡقَمَرَ	وَ	لَا	الَّیۡلُ
نہ	سورج	لائق ہے اس کے لیے	کہ	پکڑے	چاند کو	اور	نہ	رات

سورج کو حق نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن

سَابِقُ النَّهَارِ	وَ	کُلٌّ	فِیۡ	فَلَكٍ	یَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾
دن پر سبقت لینے والی ہے	اور	ہر چیز	میں	مدار	گردش کرتی ہے

پر سبقت لے جائے اور ہر ایک، ایک گھیرے میں تیر رہا ہے،

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ	اَنَّا	حَمَلْنَا	ذُرِّيَّتَهُمْ	فِي	الْفُلْكِ
اوران کے لیےایک نشانی یہ ہے	کہ ہم نے	سوار کیا	ان کی اولاد کو	میں	کشتی

اوران کے لیے نشانی یہ ہے کہ انہیں ان بزرگوں کی پیٹھ میں ہم نے بھری کشتی

الْمَشْحُوْنِ﴿۴۱﴾	وَ	خَلَقْنَا	لَهُمْ	مِّنْ مِّثْلِهٖ	مَا يَرْكَبُوْنَ﴿۴۲﴾
بھری ہوئی	اور	ہم نے بنائی	ان کیلئے	اسطرح کی چیزیں	جن پر وہ سوار ہوتے ہیں

میں سوار کیا۔اوران کے لیے ویسی ہی کشتیاں بنادیں جن پرسوار وہ ہوتے ہیں۔

وَ	اِنْ نَّشَاْ	نُغْرِقْهُمْ	فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ	وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ﴿۴۳﴾
اور	اگر چاہیں	انہیں ڈبودیں	نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو	اورنہ وہ بچائے جائیں

اورہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں۔

اِلَّا	رَحْمَةً مِّنَّا	وَ	مَتَاعًا	اِلٰى حِيْنٍ﴿۴۴﴾
مگر	ہماری طرف کی رحمت	اور	فائدہ دینا ہے	ایک مقررہ وقت تک

مگر ہماری رحمت اور ایک مقررہ وقت تک فائدہ دینا (مقصود ہے)

وَ	اِذَا	قِيْلَ لَهُمُ	اتَّقُوْا	مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ	وَ
اور	جب	ان سے فرمایا جاتا ہے	ڈرو	تم اس سے جو تمہارے سامنے ہے	اور

اورجب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈروتم اس سے جوتمہارے سامنے ہے اور جوتمہارے پیچھے آنے

مَا خَلْفَكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ﴿۴۵﴾	وَمَا تَاْتِيْهِمْ	مِّنْ اٰيَةٍ
جوتمہارے پیچھے آنے والا ہے	شاید کہ	تم پر رحم کیا جائے	اورنہیں آتی ہے	کوئی نشانی

والا ہے شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔اور جب کبھی ان کے رب کی

مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ	اِلَّا	كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِيْنَ﴿۴۶﴾	وَ	اِذَا
ان کے رب کی نشانیوں سے	مگر	وہ ہیں	اس سے	منہ پھیرنے والے	اور	جب

نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔اور جب

قِيْلَ لَهُمْ	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ان سے فرمایا جائے	خرچ کرو	اس میں سے جو	اللہ نے تمہیں رزق دیا ہے	کافر کہتے ہیں

ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اَ	نُطْعِمُ	مَنْ	لَّوْ	يَشَآءُ	اللّٰهُ	اَطْعَمَهٗٓ	اِنْ	اَنْتُمْ
مسلمانوں سے	کیا	ہم کھلائیں	جسکو	اگر	چاہتا	اللہ	اس کو کھلا دیتا	نہیں	ہوتم

مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا تم تو

اِلَّا	فِيْ	ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٤٧	وَ	يَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا الْوَعْدُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ۝٤٨
اگر	میں	کھلی گمراہی	اور	کہتے ہیں	کب	آئے گا یہ وعدہ	اگر	تم ہو	سچے

نہیں مگر کھلی گمراہی میں۔ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو

مَا يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً	تَاْخُذُهُمْ	وَ	هُمْ	يَخِصِّمُوْنَ ۝٤٩
وہ انتظار نہیں کر رہے ہیں	مگر ایک چیخ کی	انہیں آلے گی	اور	وہ	باہم جھگڑ رہے ہوں گے

راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ انہیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے۔

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	تَوْصِيَةً	وَّ	لَآ	اِلٰٓى	اَهْلِهِمْ	يَرْجِعُوْنَ ۝٥٠
تو نہ کرسکیں گے	وصیت	اور	نہ	کی طرف	اپنے گھر والوں	وہ لوٹ سکیں گے

تو نہ وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں گے۔

وَ	نُفِخَ	فِي الصُّوْرِ	فَاِذَا هُمْ	مِّنَ	الْاَجْدَاثِ	اِلٰى	رَبِّهِمْ
اور	پھونکا جائے گا	صور میں	پس اچانک وہ	سے	قبروں	کی طرف	اپنے رب

اور پھونکا جائے گا صور جبھی تو وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف

يَنْسِلُوْنَ ۝٥١	قَالُوْا	يٰوَيْلَنَا	مَنْۢ	بَعَثَنَا	مِنْ	مَّرْقَدِنَا
دوڑیں گے	کہیں گے	ہائے ہماری خرابی	کس نے	اٹھا دیا	سے	ہماری قبروں سے

دوڑیں گے۔ کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا۔

هٰذَا	مَا	وَعَدَ	الرَّحْمٰنُ	وَ	صَدَقَ	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾	اِنْ كَانَتْ	اِلَّا
یہ ہے وہ	جو	وعدہ کیا تھا	رحمٰن	اور	سچ کہا	رسولوں نے	وہ تو نہ ہوگی	مگر

یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا۔ وہ تو نہ ہوگی مگر

صَيْحَةً وَّاحِدَةً	فَاِذَا هُمْ	جَمِيْعٌ	لَّدَيْنَا	مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾
ایک چنگھاڑ	پس اچانک وہ	سارے	ہمارے پاس	حاضر ہو جائیں گے

ایک چنگھاڑ تو وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

فَالْيَوْمَ	لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ	شَيْـًٔا	وَّ	لَا تُجْزَوْنَ	اِلَّا مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾
تو آج	کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا	کچھ	اور	تمہیں بدلا نہ ملے گا	مگر جو	تم کرتے تھے

تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلا نہ ملے گا اپنے کیے کا۔

اِنَّ	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	الْيَوْمَ	فِيْ شُغُلٍ	فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾
بیشک	جنت والے	آج	بہلاووں میں	خوش طبعی کرتے ہوں گے

بیشک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں خوش طبعی کرتے ہوں گے۔

هُمْ	وَ	اَزْوَاجُهُمْ	فِيْ ظِلٰلٍ	عَلَى	الْاَرَآئِكِ	مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾
وہ	اور	ان کی بیبیاں	سایوں میں	پر	صوفوں	تکیہ لگائے۔

وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں ہیں، صوفوں پر تکیہ لگائے۔

لَهُمْ	فِيْهَا	فَاكِهَةٌ	وَّلَهُمْ	مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾	سَلٰمٌ
ان کے لیے	اس میں	میوہ جات ہیں	اور ان کیلئے ہے	جو مانگیں گے	ان پر سلام ہوگا

ان کے لیے اس میں میوہ جات ہیں اور ان کے لیے ہے وہ اس میں جو مانگیں گے۔ ان پر سلام ہوگا۔

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾	وَ	امْتَازُوا	الْيَوْمَ	اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
مہربان رب کا فرمایا ہوا	اور	الگ ہو جاؤ تم	آج	اے مجرمو!

مہربان رب کا فرمایا ہوا۔ اور آج الگ پھٹ جاؤ، اے مجرمو!

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ	اِلَيۡكُمۡ	يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ	اَنۡ	لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ	اِنَّهٗ
کیا میں نے عہد نہ لیا تھا	تم سے	اے اولاد آدم	کہ	شیطان کو نہ پوجنا	بیشک وہ

اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا بیشک وہ

لَكُمۡ	عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿۶۰﴾	وَّ	اَنِ اعۡبُدُوۡنِيۡ	هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾
تمہارا	کھلا دشمن ہے	اور	میری بندگی کرنا	یہ	سیدھی راہ ہے۔

تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے۔

وَ	لَقَدۡ	اَضَلَّ	مِنۡكُمۡ	جِبِلًّا	كَثِيۡرًا	اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۲﴾
اور	بیشک	اس نے گمراہ کیا	تم میں سے	مخلوق	زیادہ	تو کیا تمہیں عقل نہ تھی

اور بیشک اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا، تو کیا تمہیں عقل نہ تھی۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ	الَّتِيۡ	كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾	اِصۡلَوۡهَا	الۡيَوۡمَ
یہ ہے وہ جہنم	جس کا	تم سے وعدہ تھا	اس میں داخل ہو جاؤ	آج

یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا،

بِ	مَا	كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۶۴﴾	اَلۡيَوۡمَ	نَخۡتِمُ	عَلٰۤى	اَفۡوَاهِهِمۡ
بدلہ اس کا	جو	تم کفر کیا کرتے تھے	آج	ہم مہر لگائیں گے	پر	اُن کے منہ

آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا۔ آج ہم ان کے مونھوں پر مہر کر دیں گے

وَ	تُكَلِّمُنَاۤ	اَيۡدِيۡهِمۡ	وَ	تَشۡهَدُ	اَرۡجُلُهُمۡ	بِمَا
اور	ہم سے بات کریں گے	ان کے ہاتھ	اور	گواہی دیں گے	انکے پاؤں	بدلہ اس کا

اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۶۵﴾	وَ	لَوۡ	نَشَآءُ	لَطَمَسۡنَا	عَلٰۤى اَعۡيُنِهِمۡ
جو عمل وہ کیا کرتے تھے	اور	اگر	ہم چاہتے	ہم مٹا دیں	ان کی آنکھیں

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ	فَاَنّٰى	يُبْصِرُوْنَ ۝٦٦	وَلَوْ	نَشَآءُ	لَمَسَخْنٰهُمْ
پھر لپک کر رستہ کی طرف جاتے	تو کہاں	وہ دیکھ سکیں گے	اور اگر	ہم چاہتے	انکی صورتیں بدل دیتے

پھر لپک کر رستہ کی طرف جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے

عَلٰى مَكَانَتِهِمْ	فَمَا اسْتَطَاعُوْا	مُضِيًّا	وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝٦٧
ان کے گھر بیٹھے	پس وہ طاقت نہ رکھتے	چلنے کی	اور نہ پیچھے لوٹتے

ان کی صورتیں بدل دیتے نہ آگے بڑھ سکتے۔

وَ	مَنْ	نُّعَمِّرْهُ	نُنَكِّسْهُ	فِي	الْخَلْقِ	اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝٦٨
اور	جسے	ہم بڑی عمر کا کریں	اوندھا کر دیتے ہیں	میں	خلقت میں	تو کیا سمجھتے نہیں

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں تو کیا سمجھتے نہیں۔

وَ	مَا عَلَّمْنٰهُ	الشِّعْرَ	وَ	مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ	اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ	وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝٦٩
اور	ہم نے انکو نہ سکھایا	شعر	اور	اور نہ وہ انکی شان کے لائق ہے	وہ تو نہیں مگر نصیحت	اور روشن قرآن

اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے، وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن۔

لِّيُنْذِرَ	مَنْ	كَانَ	حَيًّا	وَّ	يَحِقَّ	الْقَوْلُ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧٠
کہ اسے ڈرائے	جو	ہو	زندہ	اور	ثابت ہو جائے	بات	کافروں پر

کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا	اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ	مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ	اَنْعَامًا
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	ہم نے ان کیلئے پیدا کیے	ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے	چوپائے

اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے

فَهُمْ لَهَا	مٰلِكُوْنَ﴿۷۱﴾	وَ	ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ	فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ
پس وہ ان کے	مالک ہیں	اور	انہیں ان کے لیے نرم کر دیا	تو کسی پر سوار ہوتے ہیں

لیے پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں۔ اور انہیں ان کے لیے نرم کر دیا تو بعض پر سوار ہوتے ہیں

وَ	مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ﴿۷۲﴾	وَلَهُمْ	فِيْهَا	مَنَافِعُ	وَ	مَشَارِبُ
اور	کسی کو کھاتے ہیں	اور ان کے لیے	ان میں	کئی طرح کے نفع	اور	پینے کی چیزیں ہیں

اور کسی کو کھاتے ہیں۔ اور ان کے لیے ان میں کئی طرح کے نفع اور پینے کی چیزیں ہیں۔

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ﴿۷۳﴾	وَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اٰلِهَةً	لَّعَلَّهُمْ
تو کیا شکر نہ کریں گے	اور	انہوں نے بنائے	اللہ کے سوا	معبود	شاید کہ وہ

تو کیا شکر نہ کریں گے۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے کہ شاید ان

يُنْصَرُوْنَ﴿۷۴﴾	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ	وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ	مُّحْضَرُوْنَ﴿۷۵﴾
انکی مدد ہو	وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے	اور وہ ان کے لشکر سب	حاضر آئیں گے

وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے۔

فَلَا	يَحْزُنْكَ	قَوْلُهُمْ	اِنَّا نَعْلَمُ	مَا يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا يُعْلِنُوْنَ﴿۷۶﴾
پس	آپ کو حزن میں نہ ڈالے	انکی بات	بیشک ہم جانتے ہیں	جو وہ چھپاتے ہیں	اور	ظاہر کرتے ہیں

تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَ	الْاِنْسَانُ	اَنَّا	خَلَقْنٰهُ	مِنْ نُّطْفَةٍ	فَاِذَا هُوَ	خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ﴿۷۷﴾
اور کیا نہیں دیکھا	آدمی نے	ہم نے	اسے بنایا	پانی کی بوند سے	جبھی وہ	صریح جھگڑالو ہے

اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے۔

وَ	ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا	وَّ	نَسِيَ خَلْقَهٗ	قَالَ	مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ	وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾
اور	ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے	اور	اپنی پیدائش بھول گیا	بولا	ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کوزندہ کرے	جب وہ بالکل گل گئیں

اور ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کوزندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں۔

قُلْ	يُحْيِيْهَا	الَّذِيْٓ	اَنْشَاَهَآ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَهُوَ	بِكُلِّ خَلْقٍ	عَلِيْمُ ﴿۷۹﴾
آپ فرمادیں	وہ زندہ کرے گا ان کو	جس نے	انہیں بنایا	پہلی بار	اور اسے	ہرمخلوق کا	علم ہے

تم فرماؤ وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا، اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔

الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمْ	مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ	نَارًا	فَاِذَآ اَنْتُمْ
جس نے	بنائی	تمہارے لیے	سبز درخت سے	آگ	جبھی تم

جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کی جبھی تم

مِّنْهُ	تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾	اَوَلَيْسَ	الَّذِيْ	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اس سے	روشنی لیتے ہو	اور کیا وہ نہیں	جس نے	آسمان اور زمین بنائے

اس سے روشنی لیتے ہو۔ اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے۔

بِقٰدِرٍ	عَلٰٓى	اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ	بَلٰى	وَهُوَ الْخَلّٰقُ	الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾
قدرت رکھنے والا	پر	کہ ان کی طرح تخلیق فرمادیے	ہاں	اور وہی بڑا پیدا کرنے والا	سب کچھ جانتا

ان جیسے اور نہیں بنا سکتا کیوں نہیں اور وہی بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ	اِذَآ	اَرَادَ	شَيْـًٔا	اَنْ	يَّقُوْلَ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾
اس کا کام تو یہی ہے	جب	ارادہ فرمائے	کسی چیز کا	کہ	فرمائے	اس کو	ہو جا	فوراً ہو جاتی ہے

اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

فَسُبْحٰنَ	الَّذِيْ	بِيَدِهٖ	مَلَكُوْتُ	كُلِّ شَيْءٍ	وَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾
تو پاکی ہے	جس	کے ہاتھ میں	کا قبضہ	ہر چیز کا	اور	اسی کی طرف	لوٹائے جاؤ گے

تو پاکی ہے، اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے، اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

صحاح ستہ: کتب الجنائز کی احادیث

سب سے پہلے صحیح بخاری کے کتاب الجنائز کی احادیث پھر ترتیب کے ساتھ باقی کُتبِ حدیث میں سے جنائز سے متعلقہ احادیث ذکر کی جائیں گی۔

حدیث نمبر 1: مسلمان کا ٹھکانہ (توبہ اور اعمال کے بدلے کے بعد) بالآخر جنت ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (جبریل امین) آیا اور مجھے خبر دی یا خوشخبری دی (مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ) کہ جو شخص میری امت میں سے اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہوگا، تو جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا کہ اگر چہ زنا اور چوری کرے تو آپ نے فرمایا ہاں اگر چہ زنا اور چوری کرے۔

(صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1237)

حدیث نمبر 2: خوفِ آخرت اور اس کی تیاری کرنے والے چودہ احکام

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم لوگوں کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا (بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ) جنازے کے پیچھے چلنے کا، مریض کی عیادت کرنے کا اور دعوت قبول کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، قسم کے پورا کرنے کا، سلام کا جواب دینے کا اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے کا ہمیں حکم دیا، اور چاندی کے برتن، سونے کی انگوٹھی، حریر، و دیباج، قسی،

اوراستبرق (ریشمی اور بھڑ کیلے لباس) کے استعمال سے ہمیں منع فرمایا۔

(صحیح بخاری- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 1239)

حدیث نمبر 3: میت کے چہرے سے کفن اٹھانا، بوسہ دینا اور رونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (حضور کے وصال کی خبر سُن کر) اپنے گھوڑے پر مقام سُنُح سے آئے گھوڑے سے اترے اور مسجد میں داخل ہوئے کسی سے گفتگو نہ کی یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے کا ارادہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمنی چادر اوڑھائی گئی تھی، آپ کے چہرے سے چادر اٹھائی پھر آپ پر جھکے اور آپ کے چہرے کو بوسہ دیا پھر روئے اور فرمایا اے اللہ کے نبی آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، اللہ آپ پر دو موتوں کو جمع نہیں کرے گا، وہ موت جو آپ کے لئے مقدور تھی تو وہ آپ پر آ چکی۔ حضرت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جناب ابوبکر باہر نکلے اور جناب عمر لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے، جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ بیٹھ جاؤ انہوں نے انکار کر دیا پھر کہا کہ بیٹھ جاؤ انہوں نے پھر انکار کیا، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا کہا امابعد! تم میں سے جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کرتا تھا۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے، نہیں مرے گا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۝ (آل عمران: 144) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)، آپ سے پہلے بھی کئی پیغمبر (مصائب اور تکلیفیں جھیلتے ہوئے اس دنیا سے) گزر چکے ہیں، پھر اگر وہ وفات فرما جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے (پچھلے مذہب کی طرف) الٹے پاؤں پھر جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا، اور اللہ عنقریب شکر کرنے والوں کو جزا عطا فرمائے گا۔

بخدا اس سے پہلے لوگ گویا جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے، یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی لوگوں نے یہ آیت ان سے سن کر مضبوطی سے پکڑ لی اور ہر شخص اس کی تلاوت کرتا تھا۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1241، 1242)

حدیث نمبر 4: اللہ کیلئے جان دینے والوں پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں

حضرت شعبہ، محمد بن مُنکَدِر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب میرے والد قتل کئے گئے تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا اور رونے لگا اور لوگ مجھے اس سے منع کر رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس سے منع نہیں کر رہے تھے، تو میری پھوپھی فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

(تَبْكِيْنَ أَوْ لَا تَبْكِيْنَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ)

تم روؤ یا نہ روؤ فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ تم نے اٹھالیا۔

(صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1244)

حدیث نمبر 5: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہداء پر آنسو بہانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے (غزوہ مُؤتہ (موجودہ اردن کا مقام) کا حال بیان کرتے ہوئے) فرمایا (أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ) (غزوہ مُؤتہ میں سب سے پہلے) حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوگئے پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی شہید ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں (ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ) پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی کے مشورہ کے جھنڈا لیا تو ان کے ہاتھوں پر لڑائی کا میدان فتح ہوگیا۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1246)

حدیث نمبر6: مردہ انسان کے ساتھ خیر خواہی اس کیلئے دعا کرنا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جس کی عیادت کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جایا کرتے تھے، رات کو مر گیا، تو لوگوں نے اس کو رات ہی کو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو لوگوں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا(مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي) کس چیز نے تم لوگوں کو مجھے خبر دینے سے روکا؟ (قَالُوا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ) لوگوں نے کہا کہ تاریک رات تھی، ہمیں برا معلوم ہوا کہ آپ کو تکلیف دیں، (فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ) آپ اس کی قبر کے پاس آئے اور اس پر نماز پڑھی۔

(صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1247)

نوٹ: مسجد کی صفائی کرنے والے ایک سیاہ فام اور ایک عورت کے بارے میں بھی یہ روایت ہے کہ حضور نے ان کی مسجد سے محبت کرنے کی وجہ سے خصوصیت سے آ کر جنازہ پڑھائی۔ احناف کے نزدیک تین دن تک قبرستان آ کر جنازہ پڑھایا جا سکتا ہے اس کے بعد صرف دعا کی جائے گی۔

حدیث نمبر7: تین بچوں کے فوت ہونے پر جنت کی بشارت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

(مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ) جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں، اللہ تعالیٰ ان بچوں پر فضل و رحمت کے سبب سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1248)

حدیث نمبر8: مرد کا قبر کے پاس کسی عورت سے یہ کہنا: صبر کرو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی آپ نے فرمایا (اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي) اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ (عورت کا قبرستان جانے اور عالم کا قبرستان میں وعظ کرنے پر دلیل ہے)

(صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1252)

حدیث نمبر 9: میت کو بیری کے پتوں سے غسل دینا، کفن اور خوشبو لگانا

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے جب کہ آپ کی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے وفات پائی اور فرمایا (إِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي) ان کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زائد بار غسل دو۔ اگر تم اس کی ضرورت سمجھو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخر میں کافور ملا دو جب تم فارغ ہو جاؤ تو ہمیں اطلاع کرو جب ہم لوگ فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی (فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ) آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا کہ اس کے جسم سے ملا دو یعنی ازار بنا دو۔ (صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1253)

حدیث نمبر 10: عورت کے بالوں کو دھونا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں (أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ)
ان غسل دینے والی عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بالوں کے تین حصے کئے ان کو کھولا، پھر دھویا پھر تین حصوں میں بانٹ دیا۔ (صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1260)

حدیث نمبر 11: کفن کیلئے رنگ سفید اور کپڑے تین ہوتے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوت کے بنے ہوئے سحولی (کسی جگہ کا نام) تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا ان میں نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ تھا۔ (کفن کے کپڑوں کی تعداد کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں)۔

(صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1264)

حدیث نمبر 12: ایک کپڑے میں کفن

روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا اور وہ روزہ دار تھے تو کہا (قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ) مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، ایک چادر میں انہیں کفن دیا گیا کہ اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو دونوں پاؤں کھل جاتے اور اگر دونوں پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا، اور میرا خیال ہے کہ شاید یہ بھی کہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ ہم سے بہتر تھے۔(ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ) پھر ہم پر دنیا وسیع کر دی گئی یا یہ کہا کہ ہمیں دنیا دی گئی اور ہمیں خوف ہوا کہ ہماری نیکیاں ہمیں جلد دے دی گئیں پھر رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز- حدیث نمبر 1275)

حدیث نمبر 13: عورتوں کا جنازوں کے ساتھ جانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا) ہم لوگوں کو جنازوں کے پیچھے جانے سے روکا گیا مگر تاکید سے منع نہیں کیا گیا۔
(صحیح بخاری-کتاب الجنائز- حدیث نمبر 1278)

حدیث نمبر 14: بیوی کے لئے سوگ کی مدت چار ماہ دس دن

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
(لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا) کسی ایسی عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے کہ اس کی وفات پر چار مہینے دس دن سوگ ہے، پھر میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ جب

ان کے بھائی نے انتقال کیا تھا انہوں نے خوشبو منگوائی اور اس کو ملا، پھر کہا کہ مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے، مگر شوہر پر چار مہینہ دس دن تک سوگ کرے گی۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1281)

حدیث نمبر 15: میت پر آنسو بہانا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے کی وفات)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ کو کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا فوت ہو رہا ہے اس لئے آپ تشریف لائیں۔ آپ نے ان کو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا (إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ) اللہ کی جو چیز تھی وہ لے لی اور اسی کی ہے وہ چیز جو اس نے دی اور ہر شخص کی ایک مدت مقرر ہے اس لئے صبر کر اور اسے بھی ثواب سمجھو۔ آپ کی صاحبزادی نے پھر آپ کے پاس آدمی قسم دیتے ہوئے بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ صحابہ میں سے حضرات سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور کچھ لوگ تھے وہ بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس لایا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ پس آپ کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا (هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ) یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1284)

حدیث نمبر 16: مرد کا عورت کو قبر میں اتارنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں (شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ....) ہم لوگ

رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی (ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کے جنازہ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے تھے میں نے دیکھا آپ کی دونوں آنکھیں بہہ رہی تھیں....، آپ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ قبر میں اترو چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔ (اور سیدہ کو قبر میں اتارا۔1342)

(صحیح بخاری- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 1285)

حدیث نمبر 17: نبی کریم ﷺ کی طرف غلط بات کی نسبت اور نوحہ (پیٹنے) کی ممانعت

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ جھوٹ جو مجھ پر لگایا جائے اس طرح کا نہیں ہے جو کسی اور کے اوپر لگایا جائے (مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ) مجھ پر جو شخص جھوٹ باندھے یا میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا (مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ) جس شخص پر نوحہ کیا جائے اس پر عذاب کیا جاتا ہے اس سبب سے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 1291)

حدیث نمبر 18: دکھ میں گریبان پھاڑنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

(لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے اپنے چہرے کو پیٹا اور گریبان چاک کیا اور جاہلیت کی سی پکار پکاری۔ (صحیح بخاری- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 1294)

حدیث نمبر 19: ایک تہائی سے زیادہ وصیت نہ کرے

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال ہماری اس بیماری میں عیادت کرتے تھے جو اس سال مجھے بہت زیادہ ہوگئی تھی، میں نے عرض کیا مجھے بیماری ہوگئی اور میں مالدار ہوں اور میرے

وارث سوائے میری بیٹی کے اور کوئی نہیں۔ کیا میں اپنا دوتہائی مال صدقہ نہ کردوں؟ آپ نے فرمایانہیں۔ میں نے عرض کیا کہ نصف، آپ نے فرمایانہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تہائی اور تہائی بھی زیادہ ہے(إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ) تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑے کہ لوگوں سے سوال کرتے پھریں اور تم خرچ نہیں کرتے ہو اللہ کی رضامندی کی خاطر مگر اس پر تمہیں اجر دیا جائے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد مکہ میں پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا تم کبھی نہیں چھوڑے جاؤ گے مگر اس سے تمہارے درجہ اور بلندی میں زیادتی ہوگی پھر ممکن ہے کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے گئے تو تم سے ایک قوم فائدہ اٹھائے گی اور دوسری قوم نقصان اٹھائے گی(اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)اے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت کو پختہ اور کامل کردے اور ان کو پیچھے نہ لوٹا لیکن تنگ حال سعد بن خولہ کے لیے نبی کریم ﷺ افسوس کرتے تھے وہ مکہ میں وفات پاگئے۔

(صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1295)

حدیث نمبر 20: مصیبت پر صبر کی مثال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار ہوا اور فوت ہو گیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ باہر تھے جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ بیٹا فوت چکا ہے تو کفن پہنا کر گھر کے ایک گوشہ میں اس کو رکھ دیا، جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو پوچھا بیٹا کیسا ہے؟ بیوی نے جواب دیا کہ اس کی طبیعت کو سکون ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام میں ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ سچی ہے، چنانچہ انہوں نے رات گزاری جب صبح ہوئی اور غسل کر کے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بیوی نے انہیں بتایا کہ بیٹا مر چکا ہے، پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی کریم ﷺ سے واقعہ بیان کیا جو ان دونوں کے ساتھ ہوا تھا، تو رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا(لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ) امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو تمہاری ذات میں برکت عطا فرمائے گا سفیان کا بیان ہے کہ ایک انصاری شخص نے کہا میں نے ان دونوں کے نو(۹) لڑکے دیکھے سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1301)

حدیث نمبر21: دل کا غم ،رحمت کے آنسو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوسیف کے پاس پہنچے۔ یہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے) کے رضاعی باپ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑا ان کے منہ پر اپنا منہ رکھ کر پیار کیا۔ پھر اس کے بعد ہم ابوسیف کے پاس پہنچے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنی جان دے رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ بھی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے ہیں آپ نے فرمایا(يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ)اے ابن عوف یہ تو رحمت ہے، پھر روئے تو آپ نے فرمایا(إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ) آنکھیں روتی ہیں اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم نہیں کہتے ،مگر وہی بات جس سے ہمارا رب راضی ہے اور ہم اے ابراہیم تمہارے فراق کے باعث غمگین ہیں۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1303)

حدیث نمبر22: جنازے کی صفیں اور چار تکبیریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو نجاشی (حبشہ کے بادشاہ جن کا نام اَصْحَمَہْ تھا) کی موت کی خبر سنائی
(ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا)پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1318)

غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنے کے قائل حضرات اس حدیث کو دلیل مانتے ہیں،اور جو نہیں پڑھتے وہ کہتے

ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت تھی۔قائلین کے نزدیک غائبانہ نمازِ جنازہ اب بھی پڑھی جاسکتی ہے لیکن مرے ہوئے شخص کا مسلمان ہونا اور ایسے ملک میں ہونا ضروری ہے جہاں کوئی مسلمان اس کا جنازہ پڑھنے والا نہ ہو۔نمازِ جنازہ ہے ہی فرض کفایہ، امت کو اس میں اختلاف سے بچنا چاہیئے۔(تین صفوں اور چالیس اور سو افراد کے نمازِ جنازہ پڑھنے پر بخشش کی روایات موجود ہیں۔)(صحیح مسلم-حدیث نمبر 948، سنن ابی داوٗد-حدیث نمبر 3166)

حدیث نمبر 23: جنازہ اور تدفین کا دوہرا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **(مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ) جو شخص جنازے میں شریک ہو یہاں تک کہ نماز پڑھ لے تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور دفن کئے جانے تک حاضر رہے تو اس کے لئے دو قیراط ہیں۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا(مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ) دو بڑے پہاڑوں کی طرح ہیں۔** (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1325)

حدیث نمبر 24: قبروں پر سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس مرض میں وفات پائی، اس میں فرمایا(**لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا**) کہ اللہ یہود ونصاری پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ کی قبر ظاہر کر دی جاتی،مگر مجھے ڈر ہے کہ کہیں مسجد نہ بنالی جائے۔

(صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1330)

تشریح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر نہیں ہے پھر قبر کا ذکر کیوں ہے؟اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے صالحین کی قبور ہیں۔کسی ولی اللہ کے قرب میں اگر مسجد ہو اور اس مسجد میں نماز کے وقت اس کی تعظیم کا قصد اور ارادہ نہ ہو اور نہ ہی اس کی طرف منہ کیا جائے تو ممانعت نہیں ہے۔

اگر قبر کے گرد چار دیواری بنادی جائے یا اس کے سرہانے کتبہ لگا دیا جائے یا زائرین کی سہولت کے لیے چار

دیواری پر چھت ڈال دی جائے یا اولیاء اللہ کی تعظیم کے لئے ان کی قبروں پر گنبد بنا دیا جائے تو یہ جائز ہے کیونکہ اولیاء اللہ اور نیک لوگ بھی شعائر اللہ میں سے ہیں قرآن مجید میں ہے۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (الحج: آیت نمبر ۳۶)

اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقوی کے سبب سے ہے

اس آیت میں قربانی کے جانوروں کو شعائر اللہ فرمایا ہے اور البقرہ ۱۵۸ میں صفاء اور مروہ کو شعائر اللہ فرمایا ہے اور المائدہ: آیت نمبر ۲ میں حرمت والے مہینوں (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم کو شعائر اللہ فرمایا ہے نیز فرمایا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ (المائدہ: آیت نمبر ۲)

اے ایمان والوں شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو

اس آیت میں شعائر اللہ کو عام قرار دیا ہے یعنی جو چیز بھی اللہ کی نشانی اور اللہ کی طرف منسوب ہے اس کی بے حرمتی نہ کرو اور اس کی تعظیم کرو اور جب قربانی کے اونٹ، صفا مروہ کی پہاڑیاں اور حج اور عمرہ کے مہینے شعائر اللہ میں سے ہیں تو اولیاء اللہ بھی اس میں داخل ہیں اور ان کی تعظیم بھی مطلوب ہے اس لئے اولیاء اللہ کی قبروں پر گنبد بنانا جائز ہے۔ اس کو حرام کہنے کے لئے نص قطعی درکار ہے۔ اسی وجہ سے مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی قبر انور پر آپ کی عبادت کا ذریعہ قطع کرنے میں بہت مبالغہ کیا اور آپ کی قبر کی دیواروں کو بہت اونچا کر دیا اور ان میں داخلہ کو مسدود کر دیا پھر ان کو یہ خوف ہوا کہ کہیں آپ کی قبر کو قبلہ نہ بنا لیا جائے تو انہوں نے قبر کے دو رکنوں پر دو دیواریں بنا دیں حتیٰ کہ کسی شخص کے لیے نماز میں عین قبر کی طرف منہ کرنا ممکن نہ ہو، اسی وجہ سے **حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا **نے فرمایا تھا اگر یہ خطرہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کو ظاہر کر دیا جاتا**۔ فقہاء احناف کے نزدیک مسلمانوں کا قبرستان خواہ پرانا ہو اور اس کے آثار مٹ چکے ہوں، اس پر مسجد بنانا جائز نہیں ہے اور نہ ایک وقف کو دوسرے وقف میں تبدیل کرنا جائز ہے۔ چونکہ یہود اور نصاریٰ انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو ان کی تعظیم کی وجہ سے سجدہ کرتے تھے اور ان کی قبروں کو اپنی نمازوں کا قبلہ بناتے تھے اور ان قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے ان قبروں کو بُت بنا لیا تھا، اس لیے نبی کریم ﷺ نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ رہا وہ جس نے کسی نیک شخص کے قرب میں مسجد بنائی اور حالت نماز میں اس کے قرب سے حصولِ برکت کا قصد کیا نہ اس کی تعظیم کا اور نہ اس کی طرف توجہ کا ارادہ کیا تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ مزید معلومات کے لئے کتاب کے آخر میں متفرق مسائل دیکھیں۔ (شرح صحیح مسلم، غلام رسول سعیدی بحوالہ عمدہ القاری: ج ۲ ص ۲۵۸۔ ۲۵۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ)

حدیث نمبر25: نمازِ جنازہ میں فاتحہ کا پڑھنا

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی (فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ) تو انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور کہا کہ لوگ جان لیں کہ یہ سنت ہے۔[1] (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1335)

حدیث نمبر26: مردہ کا جوتوں کی آواز سننا اور قبر میں سوال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور (اس کو دفن کر کے) پیٹھ پھیر لی جاتی ہے اور اس کے ساتھی رخصت ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ جوتوں کی آواز کو سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر کہتے ہیں(مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ) کہ اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تو کیا کہتا ہے؟(فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ) وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے جہنم کے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تجھے جنت کا ٹھکانہ عطاء کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ان دونوں چیزوں (جنت اور جہنم) کو دیکھے گا اور کافر یا منافق کہے گا
(لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ) کہ میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا، پھر لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے کانوں کے درمیان مارا جائے گا تو وہ چیخ مارے گا اور اس کی چیخ کو جن وانس

---

[1] نماز جنازہ میں قرآن پڑھنے کا مسئلہ:
نوٹ: جنازہ میں قرآن پڑھنے اور قرآن میں سے کچھ نہ پڑھنے کی دونوں طرح کی روایات موجود ہیں۔
حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں قرآن نہیں پڑھتے تھے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ: حدیث نمبر ۱۱۵۲۲ مجلس علمی، بیروت، مصنف ابن ابی شیبہ: حدیث نمبر ۱۱۴۰۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
احناف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کرتے ہیں۔

کے سوا اس کے آس پاس کی سب مخلوقات سنتی ہیں۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1338)

حدیث نمبر 27: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ملک الموت کو مارنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ بھیجا گیا جب ان کے پاس فرشتہ پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے طمانچہ مارا اپنے پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا کہ تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اللہ نے فرشتے کو بینائی عطا کی اور فرمایا(إِرْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ) جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں اور اس کے ہر بال کے عوض جن پر ان کا ہاتھ آئے گا ایک سال عمر عطا کی جائے گی حضرت موسیٰ نے عرض کیا(أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ) اے پروردگار اس کے بعد کیا ہوگا۔ اللہ نے فرمایا پھر موت آئے گی حضرت موسیٰ نے عرض کی تو پھر ابھی آ جائے اور اللہ سے درخواست کی کہ ان کو ایک پتھر پھینکنے کی مقدار ارض مقدس سے قریب کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ) اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو ان کی قبر راستے کی طرف سرخ ٹیلے کے پاس دکھاتا۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1339)

حدیث نمبر 28: قبر پر مسجد بنانے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے تو آپ کی بعض بیویوں نے ملک حبشہ کے ایک گرجا گھر کا تذکرہ کیا جسے ماریہ کہا جاتا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ملک حبشہ گئیں تھیں، تو ان دونوں نے اس گرجا کی خوبصورتی اور ان تصویروں کا حال بیان کیا جو اس گرجا میں تھیں آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا۔(أُولَئِكِ إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ) کہ یہ لوگ وہ ہیں کہ جب ان کا کوئی مرد صالح مرجاتا تھا تو یہ اس

قبر پر مسجد بنا لیتے تھے پھر اس کی تصویریں بنا لیتے تھے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق تھے۔

(صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1341)

حدیث نمبر 29: ایک قبر میں دو سے زیادہ لوگوں کو دفن کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد کے دن شہداء میں سے دو شخصوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے اور پوچھتے تھے کہ ان میں سے قرآن کس کو زیادہ آتا ہے تو ان میں سے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا تو قبر میں پہلے اس کو رکھا جاتا۔ اور فرماتے (أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ) کہ میں ان پر قیامت کے دن گواہ ہونگا اور ان کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ غسل دیا اور نہ نماز پڑھی۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1343)

حدیث نمبر 30: مجھے تم پر شرک نہیں بلکہ دنیا میں غرق ہونے کا خوف ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نکلے تو شہداء احد پر نماز پڑھی، جس طرح مُردوں پر پڑھی جاتی ہے، پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا (إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا) میں آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں، واللہ میں اپنے حوض کی طرف ابھی دیکھ رہا ہوں، اور زمین کے خزانے کی کنجیاں دیا گیا ہوں یا یہ فرمایا کہ زمین کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں اور بخدا مجھے اس کو خوف نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو، لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم حصول دنیا میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگو گے۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1344)

حدیث نمبر 31: قبر میں گھاس وغیرہ ڈالنے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا (حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے گا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے گا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی إِلَّا لِمُعَرِّفٍ مگر اعلان کرنے والے کے لئے جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام قرار دیا ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا۔ میرے لئے دن کے ایک تھوڑے حصہ میں حلال کیا گیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مگر إِذْخِرَ (گھاس) کہ ہمارے سناروں کے لئے حلال اور ہماری قبروں کے لئے حلال کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوا إِذْخِرَ (گھاس) کے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لئے۔

(صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1349)

حدیث نمبر 32: میت کو قبر سے دوبارہ نکال کر دفن کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد کا زمانہ قریب آیا تو مجھے میرے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے رات کو بلایا اور کہا کہ میں اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے پہلے مقتول ہونے والا خیال کرتا ہوں اور میں اپنے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑے جا رہا ہوں جو تم سے زیادہ مجھے عزیز ہو مجھ پر قرض ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے اچھا سلوک کرنا، راوی کہتے ہیں صبح کے وقت ہم نے دیکھا کہ سب سے پہلے مقتول وہی تھے اور ان کے ساتھ قبر میں ایک دوسرا شخص دفن کیا گیا اور میری طبیعت نے گوارا نہ کیا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ چھوڑوں۔ (فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ) چھ مہینے کے بعد میں نے ان کو نکالا تو اس وقت وہ اسی

طرح تھے جس طرح میں نے ان کو دفن کیا تھا سوائے کان کے کہ (کچھ متاثر ہوا تھا)۔

(صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1351)

حدیث نمبر33: کافر بیمار کی عیادت اور اسلام کی دعوت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار پڑا۔ (فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ) تو اس کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا اسلام لے آ! اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس کھڑا تھا اس نے اپنے بیٹے سے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہا مان لو، اس کے بعد وہ اسلام لے آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ) اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو میری وجہ سے آگ سے نجات دی۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1356)

حدیث نمبر34: ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

(مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا لیتے ہیں اور عیسائی بنا لیتے ہیں یا مجوسی جس طرح جانور بچے دیتا ہے کیا تم دیکھتے ہو کوئی عضو اس کا کٹا ہوا؟ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت کرتے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؀ (الروم:30) اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا اللہ کے دین میں تبدیلی نہیں ہے یہ ہی سیدھا دین ہے۔

(صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1359)

حدیث نمبر 35: جناب ابوطالب کی وفات

ابن شہاب سعید بن مسیب سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جناب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ان کے پاس ابوجہل بن ہشام، عبداللہ بن امیہ بن مغیرہ کو دیکھا جناب رسول اللہ ﷺ نے جناب ابوطالب کو خطاب کر کے کہا (يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ) اے میرے چچا جان آپ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ) کہہ دیجئے میں اللہ کے پاس اس کلمہ کی شہادت دوں گا۔ ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ ﷺ ابوطالب کے سامنے اس کلمہ کو پیش کرتے رہے اور یہ دونوں وہی بات پھر کہتے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی آخری گفتگو میں جو کہا وہ یہ کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ) کہنے سے انکار کر دیا۔ (أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخدا میں تمہارے لیے دعا مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ میں اس سے روکا نہ جاؤں۔ (صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1360)

حدیث نمبر 36: قبر پر ٹہنی گاڑنا اور عذاب میں تخفیف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دو قبروں کے پاس سے گزرے ان دونوں پر عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا

(إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ) ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے امر میں ان پر عذاب نہیں ہو رہا (یعنی جن سے بچنا مشکل ہو) ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا، پھر ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کیے پھر ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے یہ کس مصلحت کی بناء پر کیا آپ نے فرمایا (لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا) شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ خشک نہ ہوں۔ (صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1361)

حدیث نمبر 37: قبرستان میں وعظ ونصیحت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (جنت البقیع) میں ایک جنازہ میں شریک تھے ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے تو ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ اسے زمین پر مارنے لگے اور فرمانے لگے (مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً) تم میں سے ہر جاندار کے لئے اس کی جگہ جنت یا جہنم لکھ دی ہے اور نیک بخت اور بد بخت ہونا لکھ دیا ہے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم اپنے لکھنے پر بھروسہ نہ کریں؟ اور عمل چھوڑ دیں ہم میں سے جو شخص اہل سعادت میں سے ہوگا وہ اہل سعادت کے کام کرے گا اور جو شخص بد بخت ہوگا وہ بد بختوں کی طرز پر جائے گا، آپ نے فرمایا (أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ) نیک لوگ نیک بختی کے عمل کے لئے آسان کیے جائیں گے اور بد بخت لوگ بد بختی کے عمل کے لئے آسان کیے جائیں گے پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾ تو وہ جس نے (محتاج کو) دیا اور پرہیزگاری کی۔ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ اور سب سے اچھی (بات) کو سچ مانا۔ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾ تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا۔ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ اور سب سے اچھی (بات) کو جھٹلایا۔ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔ (سورہ اللیل ۵ تا ۱۰) (صحیح بخاری - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1362)

حدیث نمبر 38: خودکشی کا عذاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ) جو اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا رہے گا اور جو شخص نیزہ چبھو کر

مارتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1365)

حدیث نمبر39: مرنے والوں کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو اس کا اچھے الفاظ میں لوگوں نے ذکر خیر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (وَجَبَتْ) واجب ہوگئی پھر ایک دوسرے جنازے کے پاس سے گزرے تو اس کا برے طور پر ذکر کیا تو آپ نے فرمایا (وَجَبَتْ) کہ واجب ہوگئی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا چیز واجب ہوگئی ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ) جس شخص کی تم لوگوں نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کو برے طور پر ذکر کیا اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1367)

حدیث نمبر40: مُردوں کا سننا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنویں میں جھانکا (جہاں بدر کے مقتول مشرکین) پڑے تھے آپ نے فرمایا (وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا)

کیا تم نے ٹھیک ٹھیک اس چیز کو پالیا جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کو سناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا

(مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيبُونَ) تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن وہ جواب نہیں دیتے ہیں۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1370)

حدیث نمبر41: قبر اور دوزخ کے عذاب سے پناہ کے نبوی الفاظ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے (اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)اے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر، آگ کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1377)

حدیث نمبر 42: معصوم بچے کی وفات پر نبی کریم ﷺ کا فرمان

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (حضور کے بیٹے) وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ) جنت میں ان کے لئے ایک دودھ پلانے والی ہے۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1382)

حدیث نمبر 43: والدین کیلئے ان کے وصال کے بعد صدقہ کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی (إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ) میری ماں اچانک مرگئی، اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ گفتگو کرتیں تو خیرات کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1388)

حدیث نمبر 44: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضور کی تدفین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مرض الوفات میں عذر کے طور پر فرماتے ہیں(أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا)کہ آج میں کہاں ہوں، کل کہاں ہوں گا۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن کو بہت دور سمجھتے تھے۔

(فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي)

جب میری باری کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھالیا اس حال میں کہ آپ میرے پہلو اور سینے کے بیچ میں تھے اور میرے گھر میں دفن ہوئے۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 1389)

حدیث نمبر 45: جنابِ عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ رسالت میں تدفین اور خلافت میں مشاورت

حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے میں نے جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا (اپنے بیٹے کو) کہتے تھے کہ اے عبداللہ تم ام المومنین حضرت عائشہ کے پاس جاؤ اور سلام عرض کرو، پھر ان سے اجازت مانگو کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جاؤں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس جگہ کو میں اپنے لیے پسند کرتی تھیں لیکن آج میں جناب عمر کو اپنے اوپر ترجیح دوں گی جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس ہوئے تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا خبر لے کر آئے کہا کہ اے امیر المومنین جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اجازت دیدی فرمایا آج میرے نزدیک اس خواب گاہ میں (دفن ہونے کی جگہ) سے زیادہ کوئی چیز اہم نہ تھی (**فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ**) **جب میں مرجاؤں تو مجھے اٹھا کر لے جانا پھر سلام کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب اجازت چاہتے ہیں اگر وہ اجازت دیں تو دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔** میں اس امر خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اس حال میں کہ آپ لوگوں سے راضی تھے میرے بعد یہ جس کو بھی خلیفہ بنالے تو وہ خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور عثمان، علی، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا نام لیا اور ایک انصاری نوجوان آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین آپ اللہ عزوجل کی رحمت سے خوش ہوں آپ کا اسلام میں جو مرتبہ تھا وہ آپ جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنالیں گئے اور آپ نے عدل سے کام لیا پھر سب کے بعد آپ نے شہادت پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

(**لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذَلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ**) **اے میرے بھتیجے کاش میرے ساتھ معاملہ مساوی ہوتا کہ اس کے سبب سے نہ مجھ پر عذاب ہوتا اور نہ ثواب ہوتا،** میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کا حق پہنچائیں اور

ان کی عزت کی حفاظت کریں اور میں انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے دارالہجرت اورایمان میں ٹھکانہ پکڑا ان کے احسان کرنے والوں کے احسان کوقبول کریں اور ان کے بُروں کی برائی سے درگزر کریں اور میں وصیت کرتا ہوں اللہ اوراس کے رسول کے ذمہ کا کہ ان (ذمیوں) کے عہد کو پورا کریں اوران کے دشمنوں سے لڑیں اوران کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ لادیں۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1392)

حدیث نمبر46: مُردوں کو برانہ کہو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا) مُردوں کو برا بھلا نہ کہواس لئے کہ وہ لوگ اس سے مل چکے ہیں جوانہوں نے پہلے بھیجا ہے۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1393)

حدیث نمبر47: بدترین لوگوں کومرنے کے بعد برا کہنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابولہب نے نبی کریم ﷺ کو کہا کہ تیرے لئے ہلاکت ہوتواسی وقت یہ پوری سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

(تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؀ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؀ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ؀ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ؀ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ؀ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے (اس نے ہمارے حبیب پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے)۔اسے اس کے(موروثی) مال نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور نہ ہی اس کی کمائی نے۔عنقریب وہ شعلوں والی آگ میں جا پڑے گا۔اوراس کی (خبیث) عورت (بھی) جو(کانٹے دار) لکڑیوں کا بوجھ(سر پر)اٹھائے پھرتی ہے،(اورہمارے حبیب کے تلووں کوزخمی کرنے کے لئے رات کوان کی راہوں میں بچھا دیتی ہے)۔اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا (وہی) رسّہ ہوگا (جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی ہے)۔ (صحیح بخاری-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1394)

حدیث نمبر48: مرنے والوں کو کلمہ طیبہ کی تلقین

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
(لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) مرنے والوں کو (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) کی تلقین کیا کرو۔
(خود پڑھنے کو بہترین تلقین کہا گیا ہے) (صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر2123)

حدیث نمبر49: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھنے کی فضیلت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب کسی مسلمان بندے کو کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا) یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں، اللہ مجھے میرے اس صدمے یا تکلیف کا اجر دے اور بدلے میں مجھے اس سے زیادہ بہتر دے، کہتا ہے تو اللہ اس کو اسکی مصیبت میں اجر دیتے ہیں اور اس کا نعم البدل عطا کرتے ہیں، جب ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے رسول اللہ کے حکم کے مطابق کہا تو اللہ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں عطا فرمائے۔
(صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر2127)

حدیث نمبر50: مرنے کے بعد میت کی آنکھیں کیوں کھلی رہ جاتی ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
(أَلَمْ تَرَوُا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوا بَلٰى يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ)
کیا تم نہیں دیکھتے جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں صحابہ نے عرض کیا! کیوں؟
فرمایا وجہ یہ ہے کہ بندے کی نگاہ اسکی جان (روح) کے پیچھے جاتی ہے۔
(یعنی روح کو نکلتے دیکھتی رہتی ہیں پھر بند کرنے کی طاقت نہیں رہتی)

(صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر2132)

حدیث نمبر 51: ایک سو (100) مسلمانوں کی گواہی سے مردہ کی بخشش

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (مَا مِن مَّيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ) کوئی میت ایسی نہیں جس کی نماز جنازہ مسلمانوں میں سے ایک جماعت ادا کرے جن کی تعداد سو ہو جائے اور سارے کے سارے اس کے لئے سفارش کریں اور ان کی سفارش اس کے حق میں قبول نہ کی جائے۔ بعض روایات میں لوگوں کی تعداد چالیس بیان کی گئی ہے۔

(صحیح مسلم - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 2198)

حدیث نمبر 52: مسجد کے خدمت گزار پر جنازہ پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (عورت یا ایک جوان) مسجد کی خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مسجد میں نہ دیکھا تو اس کے متعلق سوال کیا صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي) تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ گویا کہ انہوں نے اس کے معاملہ کو اہمیت نہ دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ) مجھے اس کی قبر کی طرف لے جاؤ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی پھر فرمایا (إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ) یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوتی ہیں بے شک اللہ ان کو میری نماز کی وجہ سے روشن کر دیتا ہے۔ (مردے کے جسم کے سلامت ہونے تک تقریباً قبر پر جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔)

(صحیح مسلم - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 2215)

حدیث نمبر 53: میت کیلئے مسنون دعا

حضرت جُبَیر بْنِ نُفَیر رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے یاد کیا آپ

ﷺ فرماتے تھے (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ) اللہ اس کو بخش اور رحم کر اور اسے عافیت عطا فرما اور اسے معاف فرما اور اس کے اترنے کو مکرم بنادے اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے اور اسکے گناہوں کو اس طرح صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اور اسے اسے کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے بچا اور جہنم کے عذاب سے بچا یہاں تک کہ میں نے خواہش کی کہ یہ میت میری ہوتی۔ (صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 2232)

حدیث نمبر 54: قبر سے متعلق تین احکام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا

(أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ) قبروں کو پختہ بنانے اور ان پر بیٹھنے اور ان پر عمارت بنانے سے۔ (صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 2245)

حدیث نمبر 55: قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت

حضرت أَبُوْمَرْثَدالْغَنَوِيّ سے روایت ہے (لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبور پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

(صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 2250)

حدیث نمبر 56: مسجد میں جنازہ پڑھنے کی روایات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں نے پیغام بھجوایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے لے کر گزروتا کہ وہ بھی نماز جنازہ ادا کرلیں لوگوں نے ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ روک دیا تاکہ وہ اس پر نماز جنازہ ادا کرلیں پھر ان کو باب الجنائز سے نکالا گیا جو مقاعد کی طرف تھا پھر ازواج مطہرات کو یہ خبر پہنچی کہ لوگوں نے اس کو عیب جانا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ جنازوں کو مسجد میں داخل نہیں کیا جاتا تھا یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو انہوں نے کہا (مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ) **لوگ ناواقفیت کی بنا پر اس بات کو معیوب سمجھ رہے ہیں اور ہم پر جنازہ کے مسجد میں گزارنے کی وجہ سے عیب لگا رہے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء کا جنازہ مسجد کے اندر ہی پڑھا تھا۔** (صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر 2253)

نوٹ: مسجد میں جنازہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کی دونوں روایات موجود ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے مسجد میں جنازہ پڑھی اس کو کوئی اجر نہیں ملے گا۔ (سنن ابی داؤد جلد نمبر 2 صفحہ 98 مطبوعہ مجتبائی پاکستان لاہور 1405ھ) احناف کے نزدیک یہی حدیث مسجد میں نمازِ جنازہ نہ پڑھنے پر دلیل ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ کی جنازہ اس لئے مسجد میں پڑھائی تھی کیونکہ آپ اعتکاف بیٹھے تھے۔ موجودہ دور میں اگر مجبوراً ایسا کرنا پڑ جائے اور جنازہ مسجد سے باہر محراب کے ساتھ رکھا جائے اور مقتدی مسجد کے اندر ہوں تو دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا۔

حدیث نمبر 57: قبرستان جانے کی دعا

حضرت سلیمان بن بُرَیْدَہ اپنے باپ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا سکھاتے تھے جب صحابہ قبرستان کی طرف جاتے تھے تو لوگ یوں کہتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت میں (السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ) اور جناب زہیر رضی اللہ عنہ کی روایت میں (السَّلَامُ علی أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ) تم پر سلامتی ہوا اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھروں والے اور ہم تم سے إِنْ شَاءَ اللهُ ملنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے

لئے عافیت مانگتے ہیں۔ (صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر2257)

حدیث نمبر58: تین احکامات کا منسوخ ہونا

حضرت اِبْنِ بُرَیْدَۃَ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا) میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا ان کی زیارت کروا اور میں نے تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ روکنے سے منع فرمایا تھا پس جب تک چاہو رکھ سکتے ہو میں نے تم کو مشکیزہ کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا مگر اب تمام برتنوں سے پیو، ہاں نشہ لانے والی چیزیں نہ پیا کرو۔

(صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر2260)

حدیث نمبر59: حضور ﷺ کا پانچ لوگوں کی نمازِ جنازہ نہ پڑھانا

حضرت جابر بن سَمُرَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ) نبی کریم ﷺ کے پاس ایسے آدمی کا جنازہ لایا گیا جس نے اپنے آپ کو تیر سے مار ڈالا تھا تو آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔[1]

(صحیح مسلم-کتاب الجنائز-حدیث نمبر2262)

حدیث نمبر60: عیادت کے وقت مریض کے لیے دعا کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص

---

[1] شادی شدہ زنا کرنے والا، جس کو سنگسار کیا گیا ہو۔(سنن نسائی-کتاب الجنائز-حدیث نمبر1958) جو آدمی ناجائز وصیت کرے۔(حدیث نمبر1960) جس نے مال غنیمت میں چوری کی۔(حدیث نمبر1961) مقروض شخص کی۔(حدیث نمبر1962)

نوٹ: نماز جنازہ نہ پڑھانے کا مقصد یہ کام کرنے والوں کی حوصلہ شکنی تھی تا کہ آئندہ کوئی ایسا کام نہ کرے۔ مسلمان اعلان و تشہیر کے بغیر ان کی نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں کیونکہ یہ لوگ کلمہ گو مسلمان ہیں۔

کسی بیمار کی عیادت کے لیے جائے تو اس کے پاس بیٹھ کر یہ دعاء سات مرتبہ پڑھے،
(أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ) یعنی میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور بڑی عظمت والے عرش کا مالک ہے کہ وہ تجھ کو شفاء عطاء فرمائے۔ آپ نے مزید فرمایا اگر ابھی اس کی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے صحت عطاء فرمائے گا۔ (سنن ابی داؤد- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 3106)

حدیث نمبر 61: موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص تکلیف کی بنا پر موت کی خواہش نہ کرے البتہ یوں کہہ سکتا ہے
(اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي) اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہو اور مجھے موت دے جب مرنا میرے لیے بہتر ہو۔ (سنن ابی داؤد- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 3108)

حدیث نمبر 62: میت کے گھر والوں کے لیے کھانا پکا کر بھیجنا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **(إِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُم) جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان پر ایسی مصیبت آن پڑی ہے جس میں ان کو (کھانا بنانے کی) فرصت نہ ہوگی۔** (سنن ابی داؤد- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 3132)

حدیث نمبر 63: غسل کے وقت میت کا ستر ڈھانپنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
(لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرَنَّ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ)(کسی کے سامنے) اپنی ران مت کھول اور نہ ہی کسی مردہ یا زندہ کی ران کی طرف دیکھ۔ (سنن ابی داؤد- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 3140)

حدیث نمبر 64: سورج کے طلوع، زوال اور غروب کے وقت تدفین کی ممانعت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا (أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ أَوْ كَمَا قَالَ) کہ تین اوقات میں اپنے مردوں کو دفن نہ کرو۔ اور جنازہ نہ پڑھو، ایک اس وقت جب سورج چمکتا ہوا طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے دوسرا اس وقت جب دوپہر ہو۔ (یعنی سورج نصف النہار پر ہو) یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور تیسرا اس وقت جب غروب ہونے کو جھکے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

(سنن ابی داؤد- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 3192)

حدیث نمبر 65: مردہ کو قبر میں کس طرح داخل کریں

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت حارث نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ عبداللہ بن یزید پڑھائیں (فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ الْقَبْرِ وَقَالَ هَذَا مِنَ السُّنَّةِ) پھر انھوں نے ان کو قبر کے پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا اور یہ کہا یہ سنت ہے۔ (مزید دائیں طرف اور سر کی طرف سے بھی میت کو قبر میں داخل کرنے کی روایات ملتی ہیں۔) (سنن ابی داؤد- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 3211)

حدیث نمبر 66: جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَائَهُ) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتے۔ (جامع ترمذی- کتاب الجنائز- حدیث نمبر 1066)

حدیث نمبر 67: موت کو زیادہ یاد کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ) تم لذتوں کو مٹانے والی چیز اور لذتوں کو کاٹ ڈالنے والی چیز کو بہت زیادہ یاد کرو۔ (سنن نسائی - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1825)

حدیث نمبر 68: سوموار کے روز موت آنے سے متعلق بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے کی جانب ہٹ جانا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ امْكُثُوا وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَذَلِكَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ) ان کو اپنی ہی جگہ ٹھہرے رہنے کا اشارہ فرمایا اور پھر پردہ ڈال لیا پھر اسی روز دن کے آخر حصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اور وہ پیر کا روز تھا۔ (سنن نسائی - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1832)

حدیث نمبر 69: مردے کے دائیں جانب سے غسل شروع کرنا اور مقامات وضو کو پہلے دھونا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے غسل میں فرمایا (فَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا) پہلے دائیں جانب کے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔ (سنن نسائی - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1885)

حدیث نمبر 70: احرام باندھے ہوئے شخص کا کفن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (إِغْسِلُوا الْمُحْرِمَ فِي ثَوْبَيْهِ اللَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِمَا وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا) مرنے والے شخص کو اس کے دو کپڑوں میں غسل دو کہ جن کپڑوں میں اس

شخص نے احرام باندھا تھا تم لوگ اس کو پانی اور بیری (کے پتے) سے غسل دو، اور تم اس کو کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور تم اس کا سر بھی نہ ڈھانپو وہ شخص قیامت کے دن احرام باندھے ہوئے اٹھے گا۔ (سنن نسائی - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1905)

حدیث نمبر 71: جنازہ جلدی لے جانے کا حکم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (إِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْئٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ) جس وقت جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ تم لوگ مجھ کو آگے لے چلو آگے لے چلو اور اگر وہ شخص نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے کہ خرابی ہو کس جگہ تم لوگ مجھ کو لے جاتے ہو؟ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے، اور اگر اس کو انسان سن لے تو وہ چیخ اُٹھے۔

(سنن نسائی - کتاب الجنائز - حدیث نمبر 1910)

حدیث نمبر 72: نومولود کی نماز

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اَلطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتَّى يُسْتَهِلَّ) جو بچہ (پیدائش کے فوری بعد) نہ روئے، اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، نہ وہ کسی کا وارث ہوگا، نہ اس کا کوئی وارث ہوگا، یہاں تک کہ اس کی آواز سُنی جائے۔ (جامع الترمذی - کتاب الجنائز - حدیث 1032)

سورۂ ملک کا تعارف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ (سُورَةُ) تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک سورت ہے جس کی صرف 30 آیتیں ہیں اس نے ایک آدمی کے لئے شفاعت کی یہاں تک اسے بخش دیا گیا۔** (جامع ترمذی۔فضائل القرآن۔حدیث نمبر 2891)

یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے۔اس کی 30 آیات ہیں۔باقی مکی سورتوں کی طرح اس کے موضوعات بھی توحید، رسالت اور آخرت ہیں۔جن پر اس انداز میں گفتگو کی گئی ہے جس کو ایک انتہائی ذہین انسان کے ساتھ ایک عامی انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔مرنے کے احوال کے ساتھ اس کی مناسبت اور اس کا شفاعت کرنے والا ہونا اس لئے بھی ہے کہ اس کے اندر وہ سارا نصاب بھی موجود ہے جو مرنے کے بعد قبر میں پوچھا جاتا ہے۔

اعلان نبوت کے آغاز میں اس کا نزول ہوا۔انسان کو بار بار غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے انسان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توحید اور کبریائی زمین وآسمان کی تخلیق جیسے تکوینی دلائل بڑے مؤثر انداز میں پیش کیے گئے ہیں سورت کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کے ذکر سے کی گئی ہے اور یہ کہ موت وحیات کا تسلسل اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس سے مقصد صرف تمہارا امتحان ہے اس کے بعد اپنی قدرت وحکمت کے ثبوت کے لئے اپنی کائنات کو پیش کیا دنیا بھر کے نقادوں کو بار بار دعوت دی کہ اس میں کوئی عیب تلاش کریں لیکن وہ عاجز رہے، اس ضمن میں بتا دیا کہ سب انسان حق ناشناس نہیں کچھ وہ بھی ہیں جو اپنے رب کو بن دیکھے مانتے ہیں ایسے لوگوں کے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے اور انھیں اجر کبیر بھی عطا فرمایا جائے گا۔

اس کے بعد اپنی قدرت کی کئی اور نشانیوں کو ذکر کیا پھر انسان جھنجوڑا کے اگر تم نے انکار کی یہ روش نہ بدلی تو اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے یا پتھر برسا کر تمہیں فنا کر دے۔اپنی قدرت کاملہ کے بیان پر سورت کا اختتام فرمایا۔

سورۂ ملک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَبٰرَکَ	الَّذِیۡ	بِیَدِہِ	الۡمُلۡکُ ۫	وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُ ۨ ①
وہ ذات نہایت بابرکت ہے	جس کے	دستِ (قدرت) میں	(تمام جہانوں کی) سلطنت ہے،	اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

وہ ذات نہایت بابرکت ہے جس کے دستِ (قدرت) میں (تمام جہانوں کی) سلطنت ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

الَّذِیۡ	خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَیٰوۃَ	لِیَبۡلُوَکُمۡ
جس نے	موت اور زندگی کو (اِس لئے) پیدا فرمایا	کہ وہ تمہیں آزمائے

جس نے موت اور زندگی کو (اِس لئے) پیدا فرمایا کہ وہ تمہیں آزمائے

اَیُّکُمۡ	اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ	وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ ②
کہ تم میں سے کون	عمل کے لحاظ سے بہتر ہے،	اور وہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔

کہ تم میں سے کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے، اور وہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔

الَّذِیۡ	خَلَقَ	سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ	طِبَاقًا ؕ	مَا تَرٰی
جس نے	پیدا فرمائے	سات آسمان	باہمی مطابقت کے ساتھ	تم نہیں دیکھو گے

جس نے سات (یا متعدّد) آسمانی کرّے باہمی مطابقت کے ساتھ (طبق دَر طبق) پیدا فرمائے،

فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ	مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ	فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ
اللہ رحمٰن کے نظامِ تخلیق میں	کوئی بے ضابطگی	تم نگاہِ (غور و فکر) پھیر کر دیکھو،

تم رحمٰن کے نظامِ تخلیق میں کوئی بے ضابطگی، عدمِ تناسب نہیں دیکھو گے، سو تم نگاہِ (غور و فکر) پھیر کر دیکھو،

هَلْ تَرٰى	مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳	ثُمَّ	ارْجِعِ الْبَصَرَ	كَرَّتَيْنِ	يَنْقَلِبْ
کیاتم دیکھتے ہو	کوئی بے ضابطگی	پھر	نگاہ پھیر کر دیکھو	دوبارہ	پلٹ کر آئے گی

کیاتم اس (تخلیق) میں کوئی شگاف یا خلل (یعنی شکستگی یا اِنقطاع) دیکھتے ہو۔تم پھر نگاہِ (تحقیق) کو بار بار (مختلف زاویوں اور سائنسی طریقوں سے)

اِلَيْكَ	الْبَصَرُ	خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴
تمھاری طرف	نظر	نظر تمہاری طرف تھک کر پلٹ آئے گی اور وہ نا کام ہوگی۔

پھیر کر دیکھو، (ہر بار) نظر تمہاری طرف تھک کر پلٹ آئے گی اور وہ (کوئی بھی نقص تلاش کرنے میں) نا کام ہوگی۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا	السَّمَآءَ الدُّنْيَا	بِمَصَابِيْحَ	وَجَعَلْنٰهَا
اور بے شک ہم نے مزین کر دیا	دنیا کے آسمانوں کو	چراغوں سے	اور ہم نے ان کو بنایا ہے

اور بے شک ہم نے سب سے قریبی آسمانی کائنات کو (ستاروں، سیاروں، دیگر خلائی کرّوں اور ذرّوں کی شکل میں) چراغوں سے مزیّن فرما دیا ہے، اور ہم نے ان (ہی میں سے بعض) کو

رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ	وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ	عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵
شیطانوں کیلئے مار بھگانے کا ذریعہ	اور ہم نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے	دہکتی آگ کا عذاب

شیطانوں (یعنی سرکش قوتوں) کو مار بھگانے (یعنی ان کے منفی اَثرات ختم کرنے) کا ذریعہ (بھی) بنایا ہے، اور ہم نے ان (شیطانوں) کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَلِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ	وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۶
اور ایسے لوگوں کیلئے	جنہوں نے اپنے رب کا اِنکار کیا	دوزخ کا عذاب ہے،	اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

اور ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے رب کا اِنکار کیا دوزخ کا عذاب ہے، اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا	سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا	وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝۷
جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے	تو اس کی خوفناک آواز سنیں گے	اور وہ (آگ) جوش مار رہی ہوگی۔

جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی خوفناک آواز سنیں گے اور وہ (آگ) جوش مار رہی ہوگی۔

تَكَادُ	تَمَيَّزُ	مِنَ الْغَيْظِ ؕ	كُلَّمَآ اُلْقِيَ	فِيْهَا	فَوْجٌ
گویا(ابھی)	پھٹ کر پارہ پارہ ہوجائے گی	شدتِ غضب سے	جب بھی ڈالا جائے گا	اس میں	کوئی گروہ

گویا (ابھی) شدتِ غضب سے پھٹ کر پارہ پارہ ہوجائے گی، جب اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا

سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ	اَلَمْ يَأْتِكُمْ	نَذِيْرٌ ⑧
تو اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے	کیا تمہارے پاس کوئی نہیں آیا تھا	ڈرانے والا

تو اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی ڈرسنانے والا نہیں آیا تھا۔

قَالُوْا	بَلٰى	قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ	فَكَذَّبْنَا
وہ کہیں گے	کیوں نہیں	بے شک ہمارے پاس ڈرسنانے والا آیا تھا	تو ہم نے جھٹلا دیا

وہ کہیں گے: کیوں نہیں! بے شک ہمارے پاس ڈرسنانے والا آیا تھا تو ہم نے جھٹلا دیا اور ہم نے کہا

وَقُلْنَا	مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ	اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ⑨
اور ہم نے کہا	کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی	تم تو محض بڑی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو

کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم تو محض بڑی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو۔

وَقَالُوْا	لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ	اَوْ نَعْقِلُ	مَا كُنَّا	فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑩
اور کہیں گے	اگر ہم (حق کو) سنتے	یا سمجھتے ہوتے	ہم نہ ہوتے	اہلِ جہنم میں (شامل)

اور کہیں گے: اگر ہم (حق کو) سنتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم (آج) اہلِ جہنم میں (شامل) نہ ہوتے۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ	فَسُحْقًا	لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑪
پس وہ اپنے گناہ کا اِعتراف کرلیں گے	سو دُوری (مقرر) ہے	دوزخ والوں کے لئے (رحمتِ الٰہی سے)

پس وہ اپنے گناہ کا اِعتراف کرلیں گے، سو دوزخ والوں کے لئے (رحمتِ الٰہی سے) دُوری (مقرر) ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ	يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ	لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑫
بے شک جو لوگ	بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں	ان کے لئے بخشش	اور بڑا اجر ہے

بے شک جو لوگ بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ	اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ	اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑬
اورتم لوگ اپنی بات چھپا کر کہو	یا اُسے بلند آواز میں کہو	یقیناً وہ خوب جانتا ہے	سینوں کی (چھپی) باتوں کو

اورتم لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا اُسے بلند آواز میں کہو، یقیناً وہ سینوں کی (چھپی) باتوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۔

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ	وَهُوَ	اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ⑭
بھلا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے	حالانکہ وہ	بڑا باریک بین (ہر چیز سے) خبر دار ہے

بھلا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے؟ حالانکہ وہ بڑا باریک بین (ہر چیز سے) خبر دار ہے۔

هُوَ الَّذِيْ	جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ	ذَلُوْلًا	فَامْشُوْا	فِيْ مَنَاكِبِهَا
وُہی ہے جس نے	تمہارے لئے زمین کو کر دیا	نرم و مسخر	پس تم چلو پھرو	اس کے راستوں میں

وُہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم و مسخر کر دیا، سوتم اس کے راستوں میں چلو پھرو،

وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ	وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ⑮
اور اُس کے (دیئے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ	اور اُسی کی طرف (مرنے کے بعد) اُٹھ کر جانا ہے

اور اُس کے (دیئے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ، اور اُسی کی طرف (مرنے کے بعد) اُٹھ کر جانا ہے۔

ءَاَمِنْتُمْ	مَّنْ فِي السَّمَآءِ	اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ	الْاَرْضَ
کیا تم بے خوف ہو گئے ہو	آسمان والے (رب) سے	کہ وہ تمہیں دھنسا دے	زمین میں

کیا تم آسمان والے (رب) سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے

فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ⑯	اَمْ	اَمِنْتُمْ	مَّنْ فِي السَّمَآءِ
(اس طرح) کہ وہ اچانک لرزنے لگے	کیا	تم بے خوف ہو گئے ہو	تم آسمان والے (رب) سے

(اس طرح) کہ وہ اچانک لرزنے لگے۔ کیا تم آسمان والے (رب) سے بے خوف ہو گئے ہو

اَنْ يُّرْسِلَ	عَلَيْكُمْ	حَاصِبًا	فَسَتَعْلَمُوْنَ	كَيْفَ نَذِيْرِ ⑰
کہ وہ بھیج دے	تم پر	پتھر برسانے والی ہوا	سوتم عنقریب جان لوگے	کہ ڈرانا کیسا ہے۔

کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے؟ سوتم عنقریب جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ	الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾
اور بیشک ان لوگوں نے (بھی) جھٹلایا تھا	جو ان سے پہلے تھے	سو میرا انکار کیسا (عبرت ناک ثابت) ہوا

اور بے شک ان لوگوں نے (بھی) جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے، سو میرا انکار کیسا (عبرت ناک ثابت) ہوا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا	اِلَى الطَّيْرِ	فَوْقَهُمْ	صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔ
کیا انہوں نے نہیں دیکھا	پرندوں کو	اپنے اوپر	پر پھیلائے ہوئے اور (کبھی) سمیٹے ہوئے

کیا اُنہوں نے پرندوں کو اپنے اوپر پر پھیلائے ہوئے اور (کبھی) پر سمیٹے ہوئے نہیں دیکھا؟

مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ	اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾
اُنہیں (فضا میں گرنے سے) کوئی نہیں روک سکتا سوائے رحمٰن کے	بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

اُنہیں (فضا میں گرنے سے) کوئی نہیں روک سکتا سوائے رحمان کے (بنائے ہوئے قانون کے)،

بے شک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا	الَّذِيْ	هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ	يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ
بھلا کوئی ایسا ہے	جو	تمہاری فوج بن کر	رحمان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے؟

بھلا کوئی ایسا ہے جو تمہاری فوج بن کر (خدائے) رحمان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے؟

اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾	اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ	يَرْزُقُكُمْ	اِنْ
کافر محض دھوکہ میں (مبتلا) ہیں	بھلا کوئی ایسا ہے جو	تمہیں رزق دے سکے	اگر

کافر محض دھوکہ میں (مبتلا) ہیں۔ بھلا کوئی ایسا ہے جو تمہیں رزق دے سکے اگر

اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ	بَلْ لَّجُّوْا	فِيْ عُتُوٍّ	وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾
(اللہ تم سے) اپنا رزق روک لے؟	مضبوطی سے اَڑے ہوئے ہیں	سرکشی میں	اور (حق سے) نفرت میں

(اللہ تم سے) اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ سرکشی اور (حق سے) نفرت میں مضبوطی سے اَڑے ہوئے ہیں۔

اَ	فَمَنْ يَّمْشِيْ	مُكِبًّا	عَلٰى وَجْهِهٖٓ	اَهْدٰٓى	اَمَّنْ يَّمْشِيْ
کیا	جو چل رہا ہے	اوندھا	منہ کے بل	زیادہ راہِ راست پر ہے	یا وہ شخص جو چل رہا ہے

کیا وہ شخص جو منہ کے بل اوندھا چل رہا ہے زیادہ راہِ راست پر ہے یا وہ شخص جو

سَوِيًّا	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾	قُلْ	هُوَ الَّذِيْٓ
سیدھی حالت میں	صراط مستقیم پر	آپ فرما دیجیے	وہی (اللہ) ہے جس نے

سیدھی حالت میں صحیح راہ پر گامزن ہے؟ آپ فرما دیجئے: وہی (اللہ) ہے جس نے

اَنْشَاَكُمْ	وَجَعَلَ لَكُمُ	السَّمْعَ	وَالْاَبْصَارَ	وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ
تمہیں پیدا فرمایا	اور تمہارے لیے بنائے	کان	اور آنکھیں	اور دِل

تمہیں پیدا فرمایا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دِل بنائے،

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾	قُلْ	هُوَ الَّذِيْ	ذَرَاَكُمْ	فِي الْاَرْضِ
تم بہت ہی کم شکرادا کرتے ہو	فرما دیجئے:	وُہی ہے جس نے	تمہیں پھیلا دیا	زمین میں

تم بہت ہی کم شکرادا کرتے ہو۔ فرما دیجئے: وُہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَيَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا	الْوَعْدُ	اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾
اور تم اُسی کی طرف جمع کیے جاؤگے	اور وہ کہتے ہیں	کب	پر	وعدہ پورا ہوگا	اگر تم سچے ہو

اور تم (روزِ قیامت) اُسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔ اور وہ کہتے ہیں: یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا

ہوگا اگر تم سچے ہو۔

قُلْ	اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪	وَاِنَّمَآ اَنَا	نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾
فرما دیجئے	کہ علم تو اللہ ہی کے پاس ہے	اور میں تو صرف	واضح ڈر سنانے والا ہوں

فرما دیجئے کہ (اُس کے وقت کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، اور میں تو صرف واضح ڈر سنانے والا

ہوں (اگر وقت بتا دیا جائے تو ڈر ختم ہو جائے گا)۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ	زُلْفَةً	سِيْٓـَٔتْ	وُجُوْهُ	الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
پھر جب اس کو دیکھ لیں گے	قریب	سیاہ ہو جائیں گے	چہرے	جنہوں نے کفر کیا

پھر جب اس (دن) کو قریب دیکھ لیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ کر سیاہ ہو جائیں گے،

وَقِيْلَ	هٰذَا الَّذِيْ	كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ
اور کہا جائے گا	یہی وہ ہے	جس کے تم بہت طلب گار تھے	فرما دیجئے:	کیا تم نے دیکھا

اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی وہ (وعدہ) ہے جس کے (جلد ظاہر کیے جانے کے) تم بہت طلب گار تھے۔ فرما دیجئے: بھلا یہ بتاؤ

اِنْ	اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ	وَمَنْ مَّعِيَ	اَوْ رَحِمَنَا ۙ
اگر	اللہ مجھے موت سے ہم کنار کردے	اور جو میرے ساتھ ہیں (ان کو بھی)،	یا ہم پر رحم فرمائے

اگر اللہ مجھے موت سے ہم کنار کردے (جیسے تم خواہش کرتے ہو) یا ہم پر رحم فرمائے (یعنی ہماری موت کو مؤخر کردے)

فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ	مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾	قُلْ	هُوَ الرَّحْمٰنُ
کون ہے جو کافروں کو پناہ دے گا	دردناک عذاب سے	فرما دیجئے:	وہی رحمان ہے

تو (ان دونوں صورتوں میں) کون ہے جو کافروں کو دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔ فرما دیجئے: وہی (اللہ) رحمان ہے

اٰمَنَّا بِهٖ	وَعَلَيْهِ	تَوَكَّلْنَا ۚ	فَسَتَعْلَمُوْنَ
جس پر ہم ایمان لائے ہیں	اور اُسی پر	ہم نے بھروسہ کیا ہے	پس تم عنقریب جان لوگے

جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور اُسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، پس تم عنقریب جان لوگے

مَنْ هُوَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ اَصْبَحَ
کون شخص	کہ کھلی گمراہی میں ہے۔	فرما دیجیے	کیا تم نے دیکھا	اگر ہو جائے

کہ کون شخص کھلی گمراہی میں ہے۔ فرما دیجئے: اگر

مَآؤُكُمْ	غَوْرًا	فَمَنْ	يَّاْتِيْكُمْ	بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾
تمہارا پانی	بہت نیچے	تو کون ہے	لا دے تمہیں	بہتا ہوا پانی

تمہارا پانی زمین میں بہت نیچے اتر جائے (یعنی خشک ہو جائے) تو کون ہے جو تمہیں (زمین پر) بہتا ہوا پانی لا دے۔

جنائز سے متعلق چند ضروری مسائل

1- ایصال ثواب کے لئے قُل خوانی، چالیسواں یا سالانہ ختم وغیرہ کے فرض واجب یا سنت ہونا کا دعویٰ کبھی بھی نہیں ہے، بلکہ دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے لوگوں کے پاس وقت نہ ہونے کی وجہ سے اسلاف نے ان کو دین سیکھنے کے بہانے کے طور پر شروع کیا تھا۔ دین کے بنیادی خدوخال جن کا سیکھنا فرض ہے۔ ان کے سمجھنے کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے یہ محافل اہمیت کی حامل ہیں۔ لیکن آج یہ مقصد ہی فوت ہو چکا ہے۔ آج عالم دین پر ان پروگراموں کو ان کی روح کے مطابق منعقد کرنے کی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، تاکہ لوگ مرنے اور کفن دفن سے متعلق فرض علوم سیکھ سکیں۔

مثال: جیسے وضو اور نماز دو مختلف چیزیں ہیں۔ لیکن ایک دوسرے کے لئے ضروری ہیں۔ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔ نماز کی وجہ سے وضو کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح ختم وغیرہ کی محافل اصل مقصود نہیں ہیں

2- بزگان دین کی قبور پر قبے اور عمارات بنانے پر روضہ رسول ﷺ، صحابہ و محدثین کی قبور پر عمارات اس کے جواز کی دلیل ہیں، جس کو اسلاف نے صدیوں کا عملی تسلسل کہا ہے، جو کہ جائز اور مباح کے درجہ میں ہے۔ اس کی وجوہات لوگوں کا زیارت قبور کے وقت دھوپ اور بارش میں بیٹھ کر آرام پانا ہے۔ کسی بھی چیز کو حرام کہنے کے لئے دلیل قطعی درکار ہے۔ جو نصوص قطعیہ میں موجود نہیں ہے۔ (فتاوی رضویہ۔ کتاب الجنائز۔ جلد 9۔ ص493)

3- زینت کے لئے بنانے کو حرام کہا گیا ہے۔ اسراف اور مال کی فضول خرچی ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ کتاب الجنائز۔ جلد 9۔ ص415)

4- تکریم قبور کا حکم تکریم میت کی وجہ سے ہے اور تکریمِ میت، انسان کی تکریم کی وجہ سے ہے۔ اس لئے قبروں کے اوپر بیٹھنے کی ممانعت ہے۔

5- قبروں پر چراغ قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی نیت سے جلایا جاتا تھا اسی لئے اس کی ممانعت نہیں کی گئی تھی۔ چراغ جلانے کو بذاتِ خود نیکی سمجھنے پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے (احادیث میں ممانعت اسی وجہ سے ہے)۔ (فتاوی رضویہ۔ کتاب الجنائز۔ جلد 9۔ ص416)

6- اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

7- ہر تعظیم عبادت نہیں ہے، کیونکہ عبادت صرف اللہ کی اور تعظیم خدا اور مخلوق خدا دونوں کی ہوتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور والدین کی تعظیم کا خود رب تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ (سورۃ الفتح:9)

ترجمہ: تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان (کے دین) کی مدد کرو اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کرو۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ (سورۃ اسراء:27)

ترجمہ: اور ان (والدین) دونوں کے لئے نرم دلی سے عجز و انکساری کے بازو جھکائے رکھو اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے رہو: اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت و شفقت سے) پالا تھا۔

8- تعبد (عبادت) میں شرک کی معافی نہیں ہے۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، ج9، ص498)

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ (سورۃ نساء۔ آیت نمبر 48)

ترجمہ: بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس نے واقعۃً زبردست گناہ کا بہتان باندھا۔

9- امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قبروں کا بوسہ نہیں لینا چاہئے۔

10- مسلمانوں کی قبروں کی زیارت سنت ہے۔

11- اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر ماننا جائز ہے۔

12- کسی بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے کی نذر شرعی نہیں ہے مگر چادر چڑھانا عام قبور سے امتیاز کی وجہ سے ہو تو حرج نہیں ہے۔

13- میت کے رشتہ دار اگر دور سے آئے ہوئے مہمانوں کے لیے کھانے وغیرہ کا انتظام کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ میت کی طرف سے صدقے کا کھانا صرف فقرا کے لئے ہو، غنی نہ کھائے۔ وہ کھانا جو موت کے دنوں میں عوام بطور دعوت کرتے ہیں یہ ناجائز اور ممنوع ہے اس لیے کہ دعوت کو شریعت نے خوشی میں رکھا ہے غمی میں نہیں۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، ج9،ص614)

14- قبر اور مزار پر منکراتِ شرعیہ مثلاً رقص و مزامیر سے بچنا لازم ہے۔

(جعلی پیروں اور جعلی مریدوں نے خانقاہی نظام کو برباد کر دیا ہے جاہل، بے دین پیروں اور عوامی خطیبوں کی بے ہودگیوں پر ہزار افسوس ہوتا ہے ان کی اصلاح علمائے امت پر فرض ہے) قبر کے گرد حفاظت کے لئے حصار بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ گرمی اور سردی میں زائرین کے لئے سائے کا انتظام کرنا۔ درخت وغیرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، ج9،ص532,537)

15- **قبر کی گہرائی:** شریعت مطہرہ نے قبر کا گہرا ہونا اس واسطے رکھا ہے کہ زندہ لوگوں کی صحت کو نقصان نہ پہنچے، میت کی قبر نصف قد کے برابر کھودی جائے اگر زیادہ ہو تو اچھا ہے۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، ج9،ص382)

16- امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار کے حوالے سے لکھا ہے کہ

اس میں حرج نہیں کہ لوگ اہل میت کو تعزیت کریں اور صرف صبر کی ترغیب دیں اور ان کے لیے کھانا پکوائیں اور تعزیت کے لئے اگر اہل میت مسجد کے علاوہ کسی جگہ بیٹھیں تو اس میں بھی حرج نہیں اور ایام تعزیت میں پہلا دن افضل ہے۔ تین دن تک تعزیت کیلئے بیٹھنے میں حرج نہیں مگر کسی ممنوع کام کا ارتکاب نہ ہو جیسے اہل میت کی جانب سے کھانے کا اہتمام ہونا۔ (جیسے آج کل کے دور میں لوگوں کا سگریٹ نوشی، اخبار بینی، دنیاوی گفتگو، بے وضو بیٹھنا اور فاتحہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور بغیر کچھ پڑھے دوسروں کو دیکھا دیکھی ہاتھ منہ پر پھیر لینا وغیرہ)

(فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، ج9،ص396)

17- امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، جلد نمبر 9، صفحہ 662 سے لے کر 673 تک ایک پورا رسالہ (جَلِیُّ الصَّوْتِ لِنَهْیِ الدَّعْوَةِ اَمَامَ مَوْتٍ) کسی موت پر دعوت کی

ممانعت کا واضح اعلان کے نام سے لکھا ہے جس میں پانچ مسائل پر آپ نے فتوی دیا ہے علماء کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ فرمائیں اور لوگوں کو اس کی تعلیم ارشاد فرمائیں۔

- اگر جوتے/چپل پاک ہیں تو ان کو اتارنا ضروری نہیں، اگر چاہیں تو انہی جوتوں چپلوں میں جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔
- سلام پھیرتے ہوئے پہلے ہاتھ چھوڑ دیں پھر سلام پھیریں۔ وگرنہ جو طریقہ بھی اختیار کرلیں کوئی حرج نہیں ہے۔
- اگر وضو کرکے نمازِ جنازہ میں شامل نہ ہونے کا خدشہ ہو تو نمازِ جنازہ اور عید کی نماز تیّمم کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ (فتاوی رضویہ۔کتاب الجنائز۔جلد9۔ص334)
- جب ولی نمازِ جنازہ پڑھ لے اس کے بعد کسی کو پڑھنے کا اختیار نہیں خواہ وہ سلطان ہو یا کوئی اور۔ (فتاوی رضویہ۔کتاب الجنائز

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرماگئے تو سب سے پہلے مَردوں کو داخل کیا تو انہوں نے بغیر امام کے اکیلے اکیلے صلوٰۃ وسلام پڑھا پھر عورتوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا پھر بچوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا۔ پھر غلاموں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت نہ کروائی۔

(بیھقی، السنن الکبری، 4:30، رقم:6698، مکتبۃ دار الباز، مکۃ المکرمۃ)